REGD. No L 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ عَسٰى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

روزنامہ

# الفضل

لاہور

فون ۲۹۷۹

چندہ سالانہ
بیرون پاکستان
۳۰ روپے
پاکستان
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
ماہانہ ۲/۸
فی پرچہ /۱

جمعہ ۲۱ محرم الحرام سنہ ۱۳۷۰ھ

جلد ۳۸/۴ | ۳ نبوت ۱۳۲۹ ہش ۳ نومبر سنہ ۱۹۵۰ء | نمبر ۲۵۲

## اخبار احمدیہ

ربوہ۔ ۲ نومبر۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو نزلہ کی شکایت زیادہ ہوگئی ہے۔ گلے کی شکایت ولیسی ہی ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔

رتن باغ۔ لاہور۔ ۲ نومبر۔ حضرت ام المومنین اطال اللہ بقاءہا کی پسلیوں میں درد ہے اور کمزوری ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز نواب عبد اللہ خان صاحب کی طبیعت آج خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ!

## انڈین نیشنل کانگرس کے اندر ڈیموکریٹک فرنٹ کا قیام

نئی دہلی۔ ۲ نومبر۔ آج انڈین نیشنل کانگرس کے سابق صدر مسٹر کرپلانی اور مسٹر رفیع احمد قدوائی رکن مواصلات نے نیشنل کانگرس کے اندر ڈیموکریٹک فرنٹ کے قیام کا اعلان کر دیا۔ یہ جماعت حکومت کی سیاسی زندگی میں دیانتداری سے مدد دینے میں کوشاں رہے گی۔ اور کوشش کرے گی۔ کہ آئندہ مرکزی، صوبائی اور ریاستی اسمبلیوں میں کانگرس، قوم اور ملک کے سچے اور مخلص کارکنوں کو ٹکٹ دے کر آگے لایا جائے۔

## شمالی کوریا والوں کے جوابی حملوں سے امریکی فوجیں پیچھے ہٹنے پر مجبور ہو گئیں

کوریا کا محاذ جنگ۔ ۲ نومبر۔ شمالی کوریا والوں کی طرف سے مزاحمت اس قدر سخت ہو گئی ہے کہ ان کے جوابی حملوں سے امریکی اور اتحادی فوجیں پیچھے ہٹنے پر مجبور ہو گئی ہیں۔ اور وہ کون سان سے ۷ میل پسپا ہو گئی ہیں یہ شہر منچورین سرحد سے ۵۵ میل کے فاصلے پر واقع ہے۔ شہر میں جو اتحادی اور امریکی فوج گھر گئی ہے۔ امریکی ڈویژن کا پہلا موٹر سوار دستہ آج ان کو نکالنے میں کامیاب نہ ہو سکا۔ امریکی فوجوں نے دعویٰ کیا ہے کہ آج انہوں نے مورچوں پر پہلے سے زیادہ سخت حملے کئے ہیں۔ اتحادی ہوا بازوں کی اطلاع کے مطابق آج انہوں نے منچوریا سے شمالی کوریا کی سڑک پر چینی فوجوں کی بہت زیادہ فوجی نقل و حرکت دیکھی۔ ان کے ساتھ بھاری ہتھیار۔ خود بخود چلنے والی توپیں اور ٹینک ہیں۔ یہ فوجیں دریائے یلم پر اکٹھی ہو رہی ہیں۔ آج امریکی اور اشتراکی ہوائی جہازوں میں پھر جھڑپ ہوئی۔ امریکیوں کا دعویٰ ہے کہ انہوں نے دشمن کے ۱۲ ہوائی جہاز مار گرائے۔

لندن۔ ۲ نومبر۔ کل اشتراکی مقاومت سخت تر ہو گئی اور امریکہ کی ۲۴ ویں ڈویژن کے اصل حصہ کو دریائے یالو کی سرحد سے ۱۰ میل دور رک جانے کا حکم دے دیا گیا۔ دشمن کا سب سے زیادہ دباؤ وسطی علاقے میں بڑھ رہا ہے جس کا بظاہر مقصد یہ ہے کہ جوسین کے بند کے علاقہ میں صفوں کو توڑ کر ساحل تک پہنچا جائے۔ اب تک چینی فوجوں کے متعلق محض قیاس تھا۔ لیکن گذشتہ شب شمالی کوریا کے ریڈیو نے یہ دعویٰ کیا۔ کہ چینی فوج یالو دریا کے بجلی کے کارخانوں کی حفاظت کے لئے تیار کھڑی ہے۔ جو چینی عوامی جمہوریہ کی صنعتوں کے لئے لازمی ہیں۔ امریکی سرکاری حلقوں کا خیال ہے کہ اگر چینی کمک اسی طرح سرحد عبور کر کے آتی رہی۔ تو اقوام متحدہ کی فوجوں کو غالباً سارا موسم سرما جنگ ہی میں گزارنا ہوگا۔

لندن کے "ایوننگ نیوز" کا سفارتی نامہ نگار اطلاع پرداز ہے کہ ہندوستان کے سفیر پیکنگ نے اپنی دہلی کی رپورٹ میں ایسے وسیع اشتراکی منصوبہ کا انکشاف کیا ہے جس کے ماتحت وہ مشرق بعید میں مغرب سے جنگ کے علاوہ باقی تمام اقدام کرنا چاہتے ہیں۔

سرگودھا۔ ۲ نومبر۔ صوبائی مسلم لیگ کونسل کے دو ارکان قریشی عبد اللہ شاہ اور مخدوم نور احمد بھی کل سے علیحدہ ہو کر خان ممدوٹ کے ساتھ مل گئے۔ ان کے علاوہ جن لوگوں نے اپنے استعفوں کا اعلان کیا ہے۔ ان میں بار ایسوسی ایشن کے ارکان ملک محمد اقبال۔ قاضی صادق حسن۔ میاں عبد العزیز اور چوہدری عبد الحمید بھی کے نام قابل ذکر ہیں۔

## مسلم لیگ سے علیحدگی

لاہور۔ ۲ نومبر۔ کل چار دیواری والے لاہور کے مسلم لیگ اکابر کا ایک غیر معمولی اجلاس لاہور کارپوریشن کے سابق میئر میاں امیر الدین کے مکان پر منعقد ہوا جس میں بھاری اکثریت سے یہ پاس ہوا۔ کہ وہ مسلم لیگ سے متحدہ طور پر علیحدہ ہو کر ایک بلاک کی شکل میں خان ممدوٹ کی "جناح لیگ" میں شامل ہو جائیں۔ اس کے علاوہ چوہدری ناصر الدین سابق ایم ایل اے اور پنجاب خواتین مسلم لیگ کی جائنٹ سیکرٹری بیگم فرخ حسین نے بھی مسلم لیگ پارٹی سے اپنی علیحدگی کا اعلان کر دیا۔

## لاسہ سے ۴ سو میل مشرق میں شدید جنگ

ہانگ کانگ۔ ۲ نومبر۔ پیکنگ ریڈیو کے آج اور کل کے دعاوی کے مطابق تبت کے دار الحکومت لاسہ سے چار سو میل مشرق کی طرف چمڈو کے نزدیک سخت قسم کی جنگ ہو رہی ہے۔ دو برطانی۔ دو ہندوستانی اور ۲۰ تبتی اعلیٰ افسر گرفتار کئے جا چکے ہیں۔

پیکنگ ریڈیو نے یہ بھی دعویٰ کیا ہے۔ کہ اس وقت تک چار ہزار کے قریب اشخاص ہلاک کئے جا چکے ہیں۔

## ہندوستانی رویہ سخت ہو گیا

نئی دہلی۔ ۲ نومبر۔ ہندوستانی حکومت کے مراسلے کے جواب میں حکومت چین نے جو جوابی چٹھی ارسال کی ہے۔ اس کے بعد سے حکومت ہندوستان کے رویے میں پہلے کی نسبت قدرے سختی آگئی ہے۔ چنانچہ اس سے پیدا شدہ صورت حالات پر غور کرنے کے لئے حکومت کا اجلاس بلایا گیا۔ یاد رہے کہ اس سے پہلے ہندوستان کے نائب وزیر اعظم نے معاملات کو پُر امن طریق سے سلجھانے کا اظہار کیا ہے۔ لیکن آج اس بات پر قدرے خفگی کا اظہار کیا ہے۔ چین نے اپنے من مانے انداز میں اس گتھی کو سلجھانے کا فیصلہ کیا ہے۔

پشاور۔ ۲ نومبر۔ آج بیگم لیاقت علی خان نے یہاں پاکستان وومن ایسوسی ایشن کی سرحد برانچ کے جلسے کی صدارت کی۔

## فتھ گریڈ ڈسپنسرز سرٹیفکیٹ کا امتحان

لاہور۔ ۲ نومبر۔ پنجاب کے محکمہ صحت کے شعبے نے ماہ دسمبر میں کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج لاہور (پٹیالہ بلاک) ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹرز ہسپتال ملتان اور ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹرز ہسپتال راولپنڈی کے مراکز پر فتھ گریڈ ڈسپنسرز سرٹیفکیٹ کا امتحان منعقد کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ امتحان میں داخلے کی فیس ۲۰ روپے ہو گی۔ درخواستیں مجوزہ فارم پر ۲۳ نومبر تک طلب کی گئی ہیں۔

لاہور۔ ۲ نومبر۔ آج گورنر پنجاب کو کراچی سائیکل ڈیلرز ایسوسی ایشن کی جانب سے ادویہ کا ایک بکس موصول ہوا ہے۔ اس کے علاوہ ڈائرکٹر جنرل محکمہ صحت پاکستان کی طرف سے دو بکس بھیجے گئے ہیں۔ یہ پیش کش کسی ایسے صاحب کی طرف سے ہے۔ جنہوں نے اپنا نام ظاہر کرنے کی ممانعت کر دی ہے۔

## آسٹریلوی بندرگاہوں کی توسیع کے منصوبے

اڈلینڈ۔ ۲ نومبر۔ جنوب آسٹریلوی بندرگاہوں کا محکمہ اڈلینڈ اور لفور منفیلسر کی بندرگاہوں کی توسیع پر ۲ کروڑ تیس لاکھ پاؤنڈ صرف کرنے والا ہے۔ اس پروگرام کے ماتحت ۴ منصوبے ہیں اور ان سب کو اس صدی کے آخر تک مکمل ہو جانا چاہیئے۔

پشاور۔ ۲ نومبر۔ حکومت صوبہ سرحد نے فیصلہ کیا ہے کہ تھوڑی تنخواہ پانے والے ملازمین کے لئے رہائش کے لئے سرکاری طور پر کوارٹر تعمیر کئے جائیں۔

## مختصرات

لاہور۔ ۲ نومبر۔ حکومت پنجاب نے فیصلہ کیا ہے کہ لاہور۔ گوجرانوالہ۔ شیخوپورہ اور سیالکوٹ کے اضلاع میں سیمنٹ کی سپلائی پر کنٹرول کیا جائے۔ واشنگٹن۔ ۲ نومبر۔ آج صدر جمہوریہ امریکہ کے بنگلے میں داخل ہونے کی کوشش کرتے ہوئے تین آدمی گولی مار کر ہلاک کر دئے گئے۔ نئی دہلی۔ ۲ نومبر۔ معلوم ہوا ہے کہ ہندوستان اور تبت کی سرحد پر جو ہندوستانی فوج تبت کے اندرونی حصے میں متعین ہے۔ اسے وہاں سے واپس نہیں کیا جائے گا۔ لاہور۔ ۲ نومبر۔ حکومت پنجاب کے ایک اعلان میں عوام کو تاکید کی گئی ہے کہ جن لوگوں کے پاس ضلع کے ڈپٹی کمشنر کی مہر اور دستخطوں والا شناختی کارڈ نہ ہو انہیں سیلاب زدگان کے لئے کوئی عطیات نہ دئے جائیں۔ لندن۔ ۲ نومبر۔ مشہور برطانی ڈرامہ نویس جارج برنارڈ شا آج انتقال فرما گئے۔ آپ کی عمر ۹۴ سال کی تھی۔ نیویارک۔ ۲ نومبر۔ اقوام متحدہ کے انتظامی اور مالیاتی امور کے سیکرٹری کے انکشاف کے مطابق یہ عالمی ادارہ جنوری میں لیک سکسیس سے منتقل ہو جائے گا۔ عملے کے ایک ہزار ارکان منتقل ہو چکے ہیں۔ اب صرف ۲۵۰۰ باقی ہیں۔ پیرس۔ ۲ نومبر۔ فوجی ذرائع سے پتہ چلا ہے کہ لاواکے فرانسیسی سرحدی قلعہ پر چھ دن تک خونریز حملہ کرنے کے بعد باغی فوجیں پسپا ہو گئی ہیں اور لاواکے ہوائی میدان پر دوبارہ قبضہ کر لیا ہے۔ فلشنگ میڈو۔ ۲ نومبر۔ مجلس اقوام کے سیکرٹری جنرل مسٹر "لی" آئندہ ۳ سال کیلئے پھر سیکرٹری جنرل منتخب کر لئے گئے۔ لندن۔ ۲ نومبر۔ ایک برطانی طیارہ جو کل پیرس سے آیا تھا۔ لندن کے ہوائی اڈے پر گر کر پاش پاش ہو گیا۔ ۲۹ افراد ہلاک ہو گئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# مغربی افریقہ پر ایک نظر

## عجیب و غریب رسم و رواج، مسلمانوں کی قابل رحم حالت، احمدی مبلغین کی طرف سے عیسائیت کا کامیاب مقابلہ!

مرتبہ مولوی سلطان احمد صاحب واقف زندگی

ربوہ ۱۴ ستمبر ۵۸ء مجلس خدام الاحمدیہ بلاک ب کے ایک جلسہ میں زیر صدارت مولانا محمد احمد صاحب خلیل پرنسپل جامعۃ المبشرین تقریر کرتے ہوئے مولوی عبدالحق صاحب مبلغ سیرالیون و گولڈ کوسٹ (مغربی افریقہ) نے مغربی افریقہ کے حالات بتاتے ہوئے فرمایا۔

مغربی افریقہ کے لوگ تعلیم سیاست اور تہذیب و تمدن میں پہلے سے کہیں ترقی یافتہ ہیں۔ مگر پھر بھی سارا ملک ایک معیار پر نہیں۔ ملک کے بعض حصوں میں لوگ ابھی تک ننگے رہتے ہیں۔ مردم خور لوگ ابھی تک جنگلوں میں پائے جاتے ہیں لیکن یہ وہی لوگ ہیں جن کو سالہا سال کے ... تک شہروں میں جانا نصیب نہیں ہوتا۔ یہ تہذیب نو سے نا آشنا اور اشرف المخلوقات انسان کو بھی کھا جانے والے لوگ مختلف سوسائٹیوں میں شامل ہیں شہروں میں اکیلے نہیں آتے ہاں جب کبھی شہر آنا چاہیں جلوس کی شکل میں ناچتے اور گاتے ہوئے آتے ہیں۔ جنگلوں میں ان کیلئے خاص حلقہ مقرر ہے۔ اس حلقہ میں ملٹری اور پولیس کو بھی جانے کی اجازت نہیں۔ اگر کوئی شخص بھولا بھٹکا اس حلقہ میں چلا جائے جو ان مردم خور لوگوں کے لئے مقرر ہے تو وہ اسے کھا جاتے ہیں۔ پھر یہ لوگ صرف بیگانوں کو ہی نہیں کھاتے بلکہ ان کا اپنا کوئی عزیز بھی بیمار ہو جائے اور اس کے بچنے کی امید نظر نہ آئے تو وہ اسے ذبح کر کے کھا جاتے ہیں

انگریز حاکم اعلیٰ ہیں۔ ان کے ماتحت چیفڈم (ریاستیں) ہیں اور چیف (نواب) اپنے اپنے علاقوں میں پوری طرح آزاد ہیں۔ تحریک آزادی زوروں پر ہے۔ پچھلے سال گولڈ کوسٹ کی اسمبلی میں صرف دو افریقن منسٹر تھے لیکن امسال آٹھ افریقن منسٹر ہیں اور یورپین منسٹر صرف تین ہیں اور امید ہے کہ وہ عنقریب آزادی حاصل کر لیں گے تعلیم میں بھی وہ لوگ بہت آگے بڑھے ہوئے ہیں۔ ان میں بڑے بڑے بیرسٹر۔ جج۔ پروفیسر اور اعلیٰ تعلیم یافتہ لوگ پائے جاتے ہیں جو کسی وقت بھی اپنے ملک کی باگ ڈور سنبھال سکتے ہیں

اکثر لوگ پہننے میں لنگ اوپر چادر اوڑھ لیتے ہیں۔ یہی قومی لباس ہے۔ مگر تعلیم یافتہ طبقہ کے لوگ جب بھی باہر نکلیں گے انہوں نے مغربی لباس زیب تن کیا ہوا ہوگا۔ انگریزی کو وہ اپنی زبان سے بھی زیادہ عزیز سمجھتے ہیں۔ اس لئے ہمارے مبلغین کو انگریزی زبان میں خاصی مہارت حاصل کرنا پڑتی ہے۔

شادی کورٹ شپ کے ذریعہ ہوتی ہے۔

باپ کے مرنے کے بعد اولاد اس کی وارث نہیں ہوتی۔ بلکہ مرنے والے کے بھتیجے اس کی ساری جائداد کے وارث ہوتے ہیں۔ اس لئے مرد خواہ کتنا مالدار ہو وہ خواہ کتنا تعلیم یافتہ ہو اس کی بیوی تجارت کر کے روپیہ کمائے گی تا وہ اپنی زندگی میں اپنی اولاد کیلئے کچھ جمع کر جائے۔ باپ اپنی زندگی میں کسی بچے کو ہبہ کے طور پر بھی کچھ دے جائے تو اس کے بھتیجے بذریعہ عدالت وہ مال واپس لے سکتے ہیں۔ باپ کا صرف اتنا فرض ہے کہ وہ اولاد کی پرورش کر کے انہیں تعلیم دلائے اور شادیاں کرے۔ لیکن اولاد ماں کی سمجھی جاتی ہے اور باپ کو اتنا بھی حق حاصل نہیں ہوتا کہ وہ اپنے کسی بچہ کو اتنا بھی کہہ دے کہ مجھے پانی پلا دو۔ اور اگر وہ نہ پلائے تو وہ اسے جھڑک دے۔ جھڑک دینے پر بیٹا اگر عدالت کا دروازہ کھٹکھٹائے تو باپ کو سزا ہو سکتی ہے۔ اس قانون سے لوگ بیزاری کا اظہار کر رہے ہیں اور کوشش کر رہے ہیں کہ گورنمنٹ اس قانون کو منسوخ کر دے اور باپ کی جائداد سے اس کی اولاد کو بھی کچھ حصہ ملے۔ مگر فی الحال ایسا ہونا مشکل نظر آتا ہے۔

مرد کو کلی اختیار حاصل ہے کہ وہ اپنی عورت کو جس وقت چاہے طلاق دیدے۔ لیکن اگر عورت خلع لینا چاہے تو گورنمنٹ اسے مجبور کرتی ہے کہ وہ شادی سے لے کر اس وقت تک تمام اخراجات خاوند کو واپس کرے۔ اگر وہ ایسا کرنے کے قابل نہ ہو تو اس کے والدین کو ادائیگی کے لئے مجبور کیا جاتا ہے اور اگر وہ انکار کریں تو ان کی جائداد نیلام کر کے وہ اخراجات خاوند کو مہیا کئے جاتے ہیں۔ یہ اخراجات عموماً عورتیں اپنے آئندہ ہونے والے خاوند سے وصول کر لیتی ہیں ... مثلاً وہ یہ شرط لگا دیتی ہیں کہ اگر وہ اس کا قرض چکا دے تو وہ اس سے شادی کر لیں گی اور عموماً وہ رقم اس طرح ادا کی جاتی ہے

جرائم کی کثرت ہے اور لوگ یہ جان چکے ہیں کہ ان کی وجہ صرف عیسائیت ہے۔ کیونکہ چرچ عورت کو بہت آزادی دیتا ہے۔ اس لئے لوگ عیسائیت سے بیزار ہیں۔ اب تک جو ہزاروں لوگ احمدیت قبول کر چکے ہیں وہ سوائے چند ایک کے عیسائیوں میں سے ہی آئے ہیں جو اس بات کا بین ثبوت ہے کہ لوگ عیسائیت سے بیزار ہو رہے ہیں۔

زمین ہموار نہیں ہے اس لئے عام کاشتکاری نہیں ہوتی۔ پہاڑوں کے دامن میں لوگ چاول بوتے ہیں۔ کوکو کثرت سے پیدا ہوتا ہے جو باہر بھی بھیجا جاتا ہے۔ ویسے ہیرے جواہرات اور سونا کثرت سے پایا جاتا ہے جس کی وجہ سے لوگ کافی خوشحال ہیں اور ان کا معیار زندگی بہت بلند ہے۔ آب و ہوا گرم مرطوب ہے۔

سیرالیون کے متعلق مولوی صاحب موصوف نے فرمایا۔ اس کی آبادی پندرہ بیس لاکھ کے لگ بھگ ہے۔ اس ملک میں سب سے پہلے مکرم مولانا عبدالرحیم صاحب نیر رضی اللہ عنہ تشریف لے گئے لیکن صحت کی خرابی کی وجہ سے آپ جلد ہی گولڈ کوسٹ آ گئے۔ اس کے بعد مولوی نذیر احمد علی صاحب تشریف لے گئے۔ مولوی صاحب موصوف نے وہاں بڑی بڑی جماعتیں قائم کیں۔ ملک میں کثرت مسلمانوں کی ہے جنہوں نے انتہائی مخالفت کی۔ اور آپ نے ان سے تحریری و تقریری مقابلے کئے جس میں ہر دفعہ آپ نے کامیابی حاصل کی اور اس طرح دشمن کو بتا دیا کہ احمدیت کے دلائل ساطعہ کے سامنے باطل کے ہتھیاروں کی کوئی مجال نہیں۔ اس وقت ہمارے وہاں چار پاکستانی مبلغ کام کر رہے ہیں اور متعدد افریقن مبلغ بھی ہیں۔ ملک کو مختلف حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے ہر حلقہ ایک مبلغ کے ماتحت ہے اور مبلغ اپنے حلقہ میں جماعت کی تربیت۔ ترقی اور تبلیغ کا ذمہ وار ہے۔ مبلغین کو بڑی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے مگر وہ انہیں برداشت کرتے ہیں اور اپنا کام کئے جاتے ہیں۔ کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ ان کے سپرد جو کام کیا گیا ہے وہ اور چیزوں سے مقدم ہے اس وقت خدا کے فضل سے جماعت ہزاروں کی تعداد میں پائی جاتی ہے۔ ملک میں ہمارا کافی پروپیگنڈا ہے۔ اس وقت ہمارے تین سکول جاری ہیں اور متعدد مساجد ہیں۔ میں نے وہاں دو سال کام کیا ہے۔ اس کے بعد حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق مجھے گولڈ کوسٹ جانے کا حکم ملا۔ اور میں وہاں چلا گیا۔

گولڈ کوسٹ میں بھی شروع شروع میں مکرم مولوی عبدالرحیم صاحب نیر رضی تشریف لے گئے آپ نے وہاں جماعت کے قیام کے لئے اپنی کوشش کی اور متعدد اصحاب احمدیت میں داخل ہو گئے۔ لیکن آپ صحت کی خرابی کی وجہ سے جلد واپس تشریف لے آئے۔ اس کے بعد مکرم حکیم فضل الرحمن صاحب وہاں تشریف لے گئے۔

ملک میں عیسائیت زوروں پر ہے۔ عیسائی مشن بہت کامیاب ہیں اور ملک پر قابض ہیں۔ یہ مشن ڈیڑھ سو سال سے وہاں کام کر رہے ہیں۔ ان کے ہزاروں سکول ہیں۔ درجنوں ہسپتال ہیں۔ کالج ہیں۔ یتیم خانے ہیں اور یہی چیزیں تبلیغ کا واحد ذریعہ ہیں۔ شروع شروع میں عیسائیوں نے یہ قانون بنایا تھا کہ جب تک کوئی بچہ اپنا عیسائی نام نہ رکھ لے اور باقاعدہ چرچ میں حاضر نہ ہو اسے سکول میں داخل نہ کیا جائے۔ اس طرح لاکھوں کی تعداد میں لوگ عیسائیت میں داخل ہو گئے۔ لیکن جب سے احمدیت وہاں گئی ہے ان کی ترقی رک گئی ہے۔ اس وقت ہماری جماعت کی جتنی بھی تعداد ہے یہ سوائے چند ایک افراد کے سب عیسائیوں میں سے ہی آئی ہے۔ ہماری مخالفت میں ہر طبقہ کے لوگ سرگرم عمل ہیں۔

مسلمان وہاں ننگ اسلام بنے ہوئے ہیں۔ ان کی حالت گری ہوئی ہے۔ اخلاق بگڑے ہوئے ہیں۔ غرضیکہ وہ ہر حالت میں غیروں سے پیچھے ہیں۔ ایک ایڈیٹر کو جب میں تبلیغ کر رہا تھا تو اس نے بتایا میں تو سمجھتا تھا کہ اسلام صرف اس کا نام ہے کہ انسان چوری کرے۔ رذیل سے رذیل کام کرے...... کیونکہ یہاں مسلمان یہی کام کرتے ہیں مگر آپ سے معلوم ہوا ہے کہ اسلام کی تعلیم پاکیزہ ہے اور یہ لوگ اس سے بہت دور چلے گئے ہیں۔

بعض لوگ ہم پر اعتراض کرتے ہیں کہ ہمارے مبلغین اپنے عقائد کو چھپاتے ہیں۔ یہ بالکل غلط بات ہے ہمارا ایک غیر ملکی احمدی وہی عقائد رکھتا ہے جو ایک پاکستانی احمدی رکھتا ہے۔ اختلافی مسائل سے اسے واقف کرایا جاتا ہے۔ یہ اعتراض محض تعصب کی بنا پر کیا جاتا ہے۔ ورنہ اس میں حقیقت کچھ بھی نہیں

"وا" ڈسٹرکٹ سے پچھلے سال ہمارے سات دوست فریضہ حج ادا کرنے کیلئے تشریف لے گئے۔ وہاں کے لیڈر نے امام مکہ پر تین تحریری سوال کئے۔ (۱) کیا عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں یا نہیں (۲) مہدی کا ظہور ہو چکا ہے یا نہیں؟ (۳) قبور پر نیاز دینی جائز ہے یا ناجائز؟ ان سوالوں کا جواب دیتے ہوئے امام مکہ نے لکھا (۱) عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں (۲) مہدی نہ آیا ہے اور نہ آئے گا کیونکہ مہدی کے ظہور کے متعلق جتنی احادیث ہیں وہ موضوع ہیں۔ (۳) قبور پر نیاز تقسیم کرنا بدعت ہے۔ حجاج کی واپسی پر کماسی میں جلسہ کیا گیا اور یہ خط پڑھ کر سنایا گیا۔ اس پر امام مکہ کی مہر لگی ہوئی تھی۔ ہماری مخالفت کی گئی۔ نتیجۃً ہم نے مناظرہ کا چیلنج دیا جسے باوجود شرائط طے کر لینے کے مخالفین نے راہ فرار اختیار کی۔ دوسرے دن انہوں نے دو مولوی بھیجے اور انہوں نے وہاں کے باشندوں کو ہمارے خلاف اکسایا

(باقی صفحہ ۷ پر)

## خطبہ جمعہ ۳۷

# آج کل ہماری جماعت خطرناک مالی مشکلات میں سے گزر رہی ہے

## اپنے اندر تبدیلی پیدا کرو۔ دلوں کو بدلو اور دعاؤں پر زور دو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

### از حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

### فرمودہ ۲۷ اکتوبر ۱۹۵۰ء بمقام ربوہ

مرتبہ:- مولوی سلطان احمد صاحب واقف زندگی

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

نزلہ اور گلے کی تکلیف کی وجہ سے میرے لئے آج بھی بولنا مشکل ہے۔ یہ حملہ برابر اڑھائی ماہ سے ہو رہا ہے۔ بلکہ اس کو اس سے بھی لمبا سمجھنا چاہیئے۔ کیونکہ اس سے پہلے بھی شروع سال میں مجھے گلے کی تکلیف رہی ہے۔ لیکن وہ آواز بیٹھنے کا حملہ تھا۔ اور اب کھانسی کا حملہ ہے۔ اور اس کا کان اور سر پر بھی اثر ہے۔ کان ہر وقت بھرے رہتے ہیں۔ اور قوت سماعت بھی کم ہے جس کی وجہ سے آواز سنائی نہیں دیتی۔ لاہور میں مجھے ڈاکٹر محمد بشیر صاحب نے بتایا تھا۔ کہ میرے کان بوجھل ہو رہے ہیں۔ اور شنوائی بھی کم ہو رہی ہے۔ اس ہفتہ مجلس خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع میں بھی حصہ لینا پڑا۔ میری ہدایت کے مطابق خدام الاحمدیہ نے بڑے اخلاص اور ہمت سے کام لیا۔ اور گرد کم اڑنے دی۔ لیکن پھر بھی گرد اور متواتر بولنے کا میرے گلے پر اثر پڑا۔ اور نزلہ اور کھانسی کا کان اور سر پر بھی اثر ہے۔ میرے کان بھرے رہتے ہیں۔ اور بولا بھی کم جا سکتا ہے۔

آج میں اختصاراً جماعت کو اس کے اس فرض کی طرف توجہ دلاؤں گا۔ جس کی طرف میں نے پچھلے جمعہ میں بھی توجہ دلائی تھی۔ مرکز میں جمع ہونے کے یہ معنے ہوتے ہیں کہ اوروں سے زیادہ اخلاص اور قربانی سے کام لیا جائے۔ لیکن میں دیکھتا ہوں کہ اس جگہ کے رہنے والوں میں وہ قربانی نہیں پائی جاتی۔ جو مرکز کے ساتھ تعلق رکھتی ہے۔ یہاں تو یوں معلوم ہونا چاہیئے کہ انسان چل نہیں رہا بلکہ بھاگ رہا ہے۔ اور جب تک وہ اپنا کام نبھا نہ لے سوئے نہیں۔ اگر دوست ایسا کرنا شروع کر دیں تو یقیناً ہمارے کام پہلے سے بہتر ہو جائیں گے۔ اس وقت جماعت پر خطرناک طور پر نازک وقت آیا ہوا ہے۔ اور مالی مشکلات پیش ہیں۔ ایک طرف چندے وصول نہیں ہو رہے۔ اور دوسری طرف اخراجات بڑھ رہے ہیں۔ یہاں جو عمارتیں بنیں گی۔ ان کو اگر ہم سستے سے سستا بھی بنوائیں۔ تو دس پندرہ لاکھ روپیہ خرچ آئے گا۔ پھر اس اختلاف کی وجہ سے جو ہندوستان اور پاکستان کی تقسیم کے نتیجہ میں ہوا۔ ہمیں

### دو جگہ مرکز

بنانا پڑا۔ یہاں بھی ایک ناظر اعلیٰ ہے اور قادیان میں بھی ایک ناظر اعلیٰ ہے۔ یہاں بھی ایک ناظر تعلیم ہے۔ اور قادیان میں بھی ایک ناظر تعلیم ہے یہاں بھی ایک محاسب ہے اور قادیان میں بھی ایک محاسب ہے۔ یہاں بھی ایک ناظر بیت المال ہے۔ اور قادیان میں بھی ایک ناظر بیت المال ہے ہندوستان کے چندے ادھر نہیں آ سکتے۔ وہ وہیں خرچ ہو رہے ہیں۔ یہ نہیں کہ وہ رقم ضائع ہو رہی ہے۔ ان لوگوں کا بھی حق ہے۔ لیکن یہ کام پہلے ایک انجمن ہی کر لیتی تھی۔ اور وہ چندہ جو وہاں خرچ ہو رہا ہے بچ جاتا تھا۔ پس ایک طرف دو لاکھ روپیہ وہاں رہ جانے کی وجہ سے یہاں کے چندوں میں کمی آ گئی ہے۔ اور دوسری طرف نہ ناظروں کو کم کیا جا سکتا ہے اور نہ دفاتر کو کم کیا جا سکتا ہے۔ گویا آمد کم ہو گئی ہے۔ لیکن اخراجات کم نہیں ہو سکے۔ کیونکہ دونوں جگہ دفاتر کا ہونا ضروری ہے۔ پھر اور مصائب بھی آتے رہتے ہیں۔ مثلاً اب سیلاب کی آفت آئی ہے۔ اس سے پہلے زمینداروں نے قیمت کی کمی کی وجہ سے غلہ فروخت نہیں کیا۔ اور نہ چندہ دیا۔ حالانکہ قیمتیں ایک حد تک ہی بڑھتی ہیں۔ اگر انہیں اس حد سے بڑھنے دیا جائے تو وہ

### نقصان کا موجب

ہوتی ہیں۔ جیسے قیمتوں کو نیچے گرنے دینا نقصان دہ ہوتا ہے۔ ویسا ہی قیمتوں کو بڑھتے دینا بھی نقصان دہ ہوتا ہے۔ مثلاً کپاس کی قیمت ۱۴۰ روپے فی من ہو گئی ہے۔ اور گو یہ اتفاقی امر ہے۔ لیکن گورنمنٹ نے اس پر ۱۸۰ روپے فی گانٹھ ٹیکس لگا دیا ہے۔ اور یہ ۶۰ روپے فی گانٹھ سے یکدم بڑھایا گیا ہے۔ یہ ٹیکس زمینداروں کو مار دیگا۔ جب گورنمنٹ فی گانٹھ اتنا ٹیکس لے گی۔ تو زمیندار کے لئے بہت کم رقم بچے گی۔ ۶۵۰ روپے فی گانٹھ قیمت ہوتی ہے۔ اگر اس میں سے ۱۸۰ روپے فی گانٹھ گورنمنٹ کو ٹیکس ادا کر دیا جائے۔ تو اس کے معنے یہ ہوئے کہ قریباً ۸۵ روپے فی من قیمت ہوئی جس میں ۱۶ روپے فی من سیل ٹیکس، کمیشن ایجنٹ اور ریل کے کرایوں پر خرچ ہوگا۔ پس زمیندار کو پچیس روپے بچیگا۔ اور چونکہ اس دفعہ فصل آدھی ہوگی۔ اس پچیس کو ۱۲/۸ فی من سمجھنا چاہیئے۔ اس وقت ضرورت تھی کہ زمینداروں کو فائدہ پہنچایا جائے۔ لیکن دوسری طرف تاجروں کو نقصان پہونچتا تھا۔ اس لئے قیمت گرانے کے لئے گورنمنٹ نے کوئی نہ کوئی تجویز کرنی تھی۔ اور ایسا کرنا مناسب تھا۔ مگر یکدم ۶۰ روپے فی گانٹھ سے ۱۸۰ روپے فی گانٹھ ٹیکس کر دینا عقل کے خلاف ہے۔ اس سے زمیندار اور تاجر دونوں کو نقصان پہنچے گا اور قیمت بہت گر جائے گی۔ لیکن اگر انسان یہ سمجھے۔ کہ جو ابتلاء آنا ہے سو آنا ہے۔ اس کے نتیجہ میں وہ

### دینی خدمات

سے کیوں رہ جائے۔ تو اس کا قدم قربانی کے میدان میں پیچھے نہیں رہ سکتا۔ اگر اب ایک شخص ۴۰ روپے ماہوار کی بجائے ۶۰ روپے ماہوار بھی کماتا ہے۔ تو بہرحال یہ پہلے کی نسبت زیادہ آمد ہے۔ انگریزی راج کے زمانہ میں اس قدر آمد پیدا کرنا مشکل تھا۔ یہ قدرتی بات ہے کہ اگر ملک آزاد ہو جائے۔ تو غیر ملکوں کے لوگ ڈرتے ہیں کہ اگر انہوں نے اس ملک کو تنگ کیا تو وہ بھی بدلہ لے گا۔ اور وہ ظالمانہ لوٹ سے رکے رہتے ہیں۔ اور اس طرح ملک کی آمدنیں زیادہ ہو جاتی ہیں۔ پس پاکستان بننے سے ملک کی آمد پہلے سے زیادہ ہو گئی ہے۔ لیکن چونکہ لوگ اس قسم کے مصائب کا مقابلہ کرنے کے عادی نہیں۔ اس لئے باوجود آمد کے بڑھ جانے کے ادھر کوئی بھیانک خبر نکلتی۔ اور ادھر چندہ کم ہو جاتا ہے۔ اور سلسلہ کی آمد کو نقصان پہنچتا ہے۔ تحریک جدید کو اس سال اتنا نقصان پہونچا ہے کہ مجھے یہ سوال اٹھانا پڑے گا کہ بعض مشن بند کر دیئے جائیں کیونکہ جماعت اگر مبلغین کو خرچ نہیں دے سکتی تو انہیں کیوں وہاں بھوکا بٹھائے رکھا جائے۔ انہیں واپس بلا لینا چاہیئے۔ تا وہ واپس آ کر کمائیں کھائیں اور چندہ دیں۔

### پہلے کبھی تحریک جدید کی آمد

میں اتنی کمی نہیں آئی۔ دسویں سال تک تو تحریک جدید کے چندے سو فی صدی وصول ہوتے رہے۔ بعد میں اگرچہ کچھ رقم وصولی سے رہ جاتی تھی۔ مگر دوسری طرف وعدے بھی بڑھ جاتے تھے۔ اور اس طرح دونوں آمدنوں کو ملا کر گزارہ ہوتا رہتا تھا۔ لیکن اس سال دو لاکھ اسی ہزار روپے کے وعدوں میں سے ایک لاکھ ۳۶ ہزار روپیہ کی رقم وصول ہوئی ہے۔ اس رقم سے یہاں کے مقامی اخراجات بھی نہیں چل سکتے۔ چہ جائیکہ بیرونی ممالک کے مبلغین کو اخراجات بھیجے جائیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم کام کو وسیع کریں۔ اور اس کا پہلا علاج یہ ہے کہ انسان اپنے دل کو بدلے۔ اگر لوگ محنت کرنے لگ جائیں اور دعاؤں پر زور دیں تو خدا تعالیٰ مشکلات کو دور کر دے گا۔ آخر یہ کمی کیوں ہوئی ہے یہ کمی اسی لئے ہوئی ہے کہ جماعت کے کچھ حصہ میں بشاشت ایمان نہیں رہی۔ مالی کمزوری تو صحابہؓ میں بھی تھی۔ بلکہ ان میں مالی کمزوری ہم سے زیادہ تھی۔ لیکن ان کے اندر بشاشت ایمان تھی۔ جہاں روپیہ سے کام نکلتا تھا وہ اپنا روپیہ بے دریغ بہا دیتے تھے۔ اور جب روپیہ نہیں ملتا تھا تو وہ اپنی جانیں پیش کر دیتے تھے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انہیں کام سے غرض تھی۔ وہ روپیہ کی کمی کو جان کی قربانی کے ذریعہ پورا کر دیتے تھے۔ جب وہ دیکھتے تھے کہ روپیہ سے کام چلے گا تو وہ اپنی سب پونجی خرچ کر دیتے تھے۔ اور جہاں روپیہ میں کمی ہوتی۔ وہ اپنی جانیں قربان کرنے میں دریغ نہ کرتے۔ اگر

**بہر رنگ ہماری جماعت**

میں بھی پیدا ہو جائے۔ تو ہمارے سب کام چل جائیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں کون سے اخبار تھے کونسا الفضل تھا۔ کونسا ریویو تھا کونسا سن رائز (Sunrise) تھا کونسا مصباح تھا۔ ایک آواز نکلتی تھی اور لوگ کام کر دیتے تھے۔ اب روزانہ اعلان ہوتے ہیں۔ مگر لوگ ان کی طرف توجہ نہیں کرتے۔ اب تو اتنے اعلان ہونے لگ گئے ہیں کہ مجھے بھی یہ بات بری محسوس ہوتی ہے۔ آخر اتنے اعلانوں کی ضرورت کیا ہے اگر لوگ چندہ نہیں دیتے تو نہ دیں میں یہ نہیں کہتا۔ کہ اعلان کرنا بالکل بند کر دیا جائے کسی حد تک اعلان کرنا ضروری ہے۔ ہر سال کے آخر میں میری طرف سے بھی ایک چھوٹا سا اعلان الفضل میں متواتر شائع ہوا کرتا تھا۔ اور میں چاہتا ہوں کہ وہ اعلان اب میں دوبارہ شائع کرانا شروع کروں۔ لیکن میں سمجھتا ہوں کہ الفضل کا اکثر حصہ اسوقت اشتہاروں میں خرچ ہوتا ہے یہ روکنا چاہیئے مثلاً آج کے الفضل کا ایک صفحہ تو انچارج بیعت نے ہی لے لیا ہے۔ اگر یہ اعلان شائع نہ ہوتا۔ تو کیا حرج تھا۔ لیکن الفضل میں ان کا نام کیسے چھپتا۔ ہر محکمہ کا افسر یہ چاہتا ہے کہ وہ اپنی کارروائی دکھانے کے لئے اپنا اعلان الفضل میں شائع کرتا ہے اور پھر صفحہ بھر سے کم بھی نہ لے اور اس طرح اس کا نام لوگوں کے سامنے آتا رہے۔

جیسا کہ میں نے بتایا ہے۔ آج کے

**الفضل کا ایک صفحہ**

انچارج بیعت نے ہی لے لیا ہے۔ حالانکہ یہ بات پانچ سطروں میں آجاتی تھی۔ یونہی مختلف خانے بنا بنا کر اعلان کو لمبا کیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے۔ کہ فلاں جماعت کی طرف سے اتنی بیعتیں ہوئی ہیں اور فلاں کی طرف سے اتنی بیعتیں ہوئی ہیں اور پھر یہ بھی بتایا گیا ہے۔ کہ فلاں جماعت کی طرف سے صفر بیعت ہوئی ہے۔ لوگ دس بیس کو تو گنتے ہیں صفر کو نہیں گنتے۔ تم نے کبھی کوئی تاجر ایسا نہیں دیکھا ہوگا۔ جو یہ لکھتا ہو۔ کہ فلاں وقت سے فلاں وقت تک میں دوکان پر بیٹھا۔ لیکن کوئی آمد نہ ہوئی۔ یہی لکھتا ہے کہ مثلاً دو بجے ایک گاہک آیا اور روپیہ کی آمد ہوئی۔ میں بارہا سمجھا چکا ہوں ایسا نہ کیا جائے۔ لیکن ہر محکمہ کا افسر یہ چاہتا ہے کہ کسی نہ کسی طرح اس کا نام الفضل میں آجائے اور الفضل والوں کو بھی خدا ایسے اعلان دے۔ جب ان کے پاس کوئی اعلان پہنچتا ہوگا۔ وہ کہتے ہوں گے۔ الحمدللہ آج مضمون نہیں لکھنا پڑیگا الفضل کے ایڈیٹروں کو یہ موقعہ دینا چاہیئے کہ وہ بھی کوئی مضمون لکھا کریں۔ اس وقت یہ حالت ہے کہ

**الفضل کا ایک حصہ**

غیروں کے پڑھنے کے قابل نہیں ہوتا۔ کوئی مبلغ آتا ہے۔ اور وہ خیال کرتا ہے۔ کہ چلو اپنی کچھ روداد ہی لکھ دوں۔ وہ روداد لکھ دیتا ہے۔ اور الفضل اسے شائع کر دیتا ہے۔ حالانکہ بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ وہ بد دیانت ہوتا ہے اور دفتر کی طرف سے زیر عتاب ہوتا ہے۔ لیکن الفضل اس کا نام اچھالتا رہتا ہے۔ اس میں اصلاح کی ضرورت ہے میں یہ نہیں کہتا کہ تم بالکل اعلان نہ کرو۔ اعلان کرو لیکن کوشش کرو کہ الفضل کی تھوڑی جگہ لو۔ مگر سب سے ضروری یہ بات ہے کہ لوگ اپنے اندر تبدیلی پیدا کریں۔ اپنے دلوں کو بدلیں۔ اور دعاؤں پر زور دیں یہی لوگ جو یہاں بیٹھے ہیں۔ اگر راتوں کو اٹھ اٹھ کر دعاؤں میں لگ جائیں کہ جن لوگوں نے وعدے کئے ہیں۔ اور انہیں ایفاء نہیں کیا۔ اے خدا۔ تو انہیں اپنے وعدے ایفاء کرنے کی توفیق عطا فرما ان کے دلوں کو صاف کر۔ ان کی سستیاں دور فرما تو کام کرنے والا خدا ہے۔ وہ خدا جس نے جماعت کو ایک سے لاکھوں کر دیا۔ وہی خدا اب بھی اسے لاکھوں سے کروڑوں کر دے گا۔ اور وہ خدا جس نے ایک روپیہ سے لاکھوں کر دیا۔ وہی خدا اب بھی

**کھوٹے سکوں کو**

جو اخلاص کی کمی کی وجہ سے نہیں دیئے جاتے۔ قیمتی کر دے گا۔

میں پہلے ربوہ کے رہنے والوں سے کہوں گا۔ کہ وہ دعائیں کریں۔ اور اپنے قلوب کو صاف کریں تا ان کی سستیاں دور ہوں اس وقت ساری دنیا کی

**زندگی اور موت کا سوال**

ہے اس وقت تمہاری اپنی زندگی اور موت کا سوال ہے۔ اس وقت تمہارے بیوی بچوں کی زندگی اور موت کا سوال ہے اس وقت جنت اور دوزخ کا سوال ہے۔ تم اپنے قلوب کو صاف کرو۔ اور دعاؤں میں لگ جاؤ تا تمہاری سستیاں دور ہو جائیں جو وعدہ تم نے خود کیا ہے آخر اس کے متعلق تم خدا کے سامنے کیا جواب دو گے۔ تحریک جدید کے کارکنوں کو دو ماہ سے تنخواہیں نہیں ملیں۔ آخر وہ کام کریں گے۔ کیا انہیں پہلے ہی تنخواہ کم دی جاتی ہے اور وہ بھی دو ماہ سے رکی ہوئی ہے۔ مجھے ایک واقف زندگی کے متعلق دفتر کا خط آیا کہ اس کی بیوی بیمار ہے۔ اور ڈاکٹروں کی رائے ہے اسے فوراً ہسپتال میں داخل کرانا ضروری ہے۔ آپ اس کے لئے روپیہ منظور کریں۔ میں نے کہا یار، تم نے خود آمد بڑھانے کے لئے کوئی کوشش نہیں کی۔ اسلئے میں کیا کر سکتا ہوں اس کی ذمہ داری تم پر ہے۔ لیکن درحقیقت اس کی ذمہ داری جماعت پر ہے۔ اگر کوئی کارکن فاقہ کی وجہ سے مر جاتا ہے۔ تو جماعت کا ہر فرد اس کا ذمہ دار ہے کیونکہ اس نے وعدہ کیا تھا۔ کہ میں اتنا چندہ دوں گا۔ لیکن سال کے گیارہ مہینے گذر گئے۔ اور اس نے چندہ ادا نہیں کیا۔ یہ چیز کسی نہ کسی

**روحانی بیماری پر**

دلالت کرتی ہے۔ تمہیں چھینک آتی ہے تو تم کہتے ہو۔ میں بیمار ہوں۔ تمہیں ڈکار آتا ہے۔ تو تم کہتے ہو۔ میں بیمار ہوں، تمہیں پسینہ زیادہ آتا ہے۔ تو تم کہتے ہو میں بیمار ہوں۔ تمہیں پسینہ کم آتا ہے۔ تو تم کہتے ہو۔ میں بیمار ہوں۔ تمہیں نفخ آنے لگتا ہے تو تم کہتے ہو میں بیمار ہوں۔ تمہارے ناک سے پانی بہہ رہا ہوتا ہے تو تم کہتے ہو۔ میں بیمار ہوں۔ تمہارا جسم ٹھنڈا ہو جاتا ہے۔ تو تم کہتے ہو۔ میں بیمار ہوں۔ تمہارا جسم زیادہ گرم ہو جاتا ہے۔ تو تم کہتے ہو۔ میں بیمار ہوں۔ تمہارا پاخانہ بند ہو جاتا ہے۔ تو تم سمجھتے ہو۔ مجھے کوئی بیماری لگ گئی ہے۔ تمہیں پاخانہ زیادہ آتا ہے۔ تو تم سمجھتے ہو۔ مجھے کوئی بیماری لگ گئی ہے۔ لیکن جماعت کا چندہ نصف ہو گیا اسکے مشن بند ہونے کو ہیں۔ لٹریچر کی اشاعت اور مبلغین کے سفر کے لئے روپیہ نہیں۔ مقامی دفتر بند ہو رہے ہیں اور تم سمجھتے ہو۔ الحمدللہ کوئی بیماری نہیں۔ یقیناً کوئی ایسی بیماری ہے۔ جو جماعت کو اندر ہی اندر اس طرح کھا رہی ہے جس طرح کسی درخت کی جڑ کو کیڑا کھا جاتا ہے۔ کیونکہ تم ایسی حرکت کر رہے ہو۔ جو کوئی عقل سلیم رکھنے والا نہیں کر سکتا۔ تمہارے سپرد

**ایک ہی کام ہے**

جو تم نہیں کر رہے۔ اس کا علاج اب یہی ہے کہ تم خدا تعالےٰ کے پاس جاؤ اور اس سے اپنے قلوب کی صفائی کے لئے دعا کرو۔ تا تمہاری سستیاں دور ہو جائیں اور تم اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنے لگ جاؤ

ایک شخص ایک بزرگ کے پاس کچھ دیر تعلیم حاصل کرنے کے بعد واپس وطن جانے لگا۔ تو اس بزرگ نے اس سے پوچھا کیا تمہارے شہر میں شیطان بھی ہوتا ہے اس نے جواب دیا۔ شیطان تو ہر شہر میں ہوتا ہے۔ اس بزرگ نے کہا۔

۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ تم نے کچھ پڑھ تو لیا ہے۔ لیکن اگر تم کام کرنے لگے اور شیطان نے تمہاری ایڑی پکڑ لی۔ تو تم کیا کرو گے۔ اس شخص نے جواب دیا میں استغفار اور لاحول پڑھوں گا۔ اور شیطان بھاگ جائیگا اس بزرگ نے کہا۔ فرض کرو تم کام کرنے لگے۔ اور شیطان نے تمہاری ایڑی پکڑ لی۔ تم نے استغفار اور لاحول پڑھا۔ اور وہ بھاگ گیا۔ لیکن اس کے بعد اگر پھر تم کوئی کام کرنے لگے۔ اور شیطان نے ایڑی پکڑ لی۔ تو تم کیا کرو گے۔ اس نے جواب دیا میں پھر استغفار اور لاحول پڑھوں گا۔ اس بزرگ نے پھر کہا۔ ہاں وہ بھاگ جائے گا۔ لیکن اس نے کام شروع کرتے ہی پھر تمہاری ایڑی پکڑ لی۔ تو کیا کرو گے۔ وہ شاگرد حیران ہوا۔ اور دریافت کیا۔ پھر آپ ہی بتائیں۔ میں کیا کروں۔ اس بزرگ نے کہا۔ اگر تم کسی دوست کو اس کے گھر ملنے جاؤ۔ اور اس نے کتا رکھا ہو۔ وہ کتا تمہاری ٹانگ پکڑ لے۔ تو تم کیا کرو گے۔ اس نے جواب دیا میں اسے سوٹی ماروں گا۔ اور وہ بھاگ جائے گا۔ اس بزرگ نے کہا اچھا تم نے سوٹی ماری اور وہ کتا بھاگ گیا۔ لیکن جونہی تم گھر کی طرف جانے لگے اور اس کتے نے پھر تمہاری ٹانگ پکڑ لی تو تم کیا کرو گے۔ اس شخص نے جواب دیا۔ میں پھر اسے سوٹی ماروں گا اس بزرگ نے پھر تیسری دفعہ یہی سوال کیا۔ تو شاگرد نے کہا۔ میں سمجھ گیا ہوں۔ اگر پھر بھی کتا نہ ہٹے تو میں

**مالک مکان کو آواز**

دوں گا اور وہ اس کتے کو پرے ہٹائے گا۔ اس بزرگ نے کہا۔ شیطان بھی اللہ تعالےٰ کا کتا ہے جو تمہیں ہر نیک کام سے روکتا ہے۔ جونہی تم اللہ تعالےٰ کے گھر میں داخل ہونے کی کوشش کرتے ہو وہ تمہارا دل خراب کرتا ہے۔ تمہارے اندر وساوس پیدا کرتا ہے۔ تمہارے اندر بے ایمانی کے خیالات پیدا کرتا ہے اور قربانی نہ کرنے کے جذبات کو ابھارتا ہے۔ اگر تم اسے پرے نہیں ہٹا سکتے تو تم

**خدا تعالیٰ کو پکارو**

اور اس سے کہو۔ کہ وہ اسے پرے ہٹا لے۔

پس یہی ایک علاج ہے۔ جس سے تم اللہ تعالیٰ کے گھر میں داخل ہو سکتے ہو۔ تم پہلے دعائیں کرو پھر باہر کی جماعتوں کے لوگ دعائیں کریں۔ اگر دعا کرنے والوں سے کوئی کمزوری سرزد ہوتی ہے تو وہ دعا اسے دور کر دے گی اور اگر ان کے ہمسائیوں سے کوئی غلطی سرزد ہوئی ہے تو دعاؤں کے نتیجہ میں وہ پھر اتنی حماقت نہیں کریں گے جو شاید گاندھی جی کی کوہ ہمالیہ والی غلطی سے بھی بڑی ہے۔ تم اپنے اندر بیداری پیدا کرو۔ اور خدا تعالےٰ سے دعا کرو۔ تا وہ تمہیں مومنوں والا اخلاص اور عمل بخشے۔ اور تمام جماعت کو بھی مومنوں والا اخلاص اور عمل بخشے۔

# مؤثر تبلیغ کیلئے اجتماعی جدّوجہد کی ضرورت

(از محترمہ امۃ المجید صاحبہ ایم ۔ اے)

اگرچہ کفر و الحاد کے موجودہ دور میں روئے زمین کی تمام مذہبی جماعتوں کے مقابلے میں جماعت احمدیہ فریضۂ تبلیغ زیادہ مستعدی اور سرگرمی کے ساتھ سرانجام دے رہی ہے۔ لیکن یہ بھی ایک حقیقت ہے۔ کہ جماعت میں تبلیغ کا ابھی وہ والہانہ جوش نہیں پایا جاتا۔ جس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی سرشار تھے۔ ہماری جماعت میں تبلیغ کو ابھی انفرادی حیثیت حاصل ہے۔ یعنی خاص لوگوں کو مبلغ سمجھ کر باقی لوگ یہ سمجھ لیتے ہیں۔ کہ ہم تبلیغ سے شاید آزاد ہیں۔ حالانکہ اسلامی تاریخ کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے۔ کہ قرون اولیٰ کا ہر مسلمان اپنے آپ کو مبلغ سمجھتا تھا اور ان میں سے ہر ایک میں فداکاری اور ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کا جذبہ انتہائی طور پر موجود تھا۔ انہوں نے تبلیغ کے لئے خاص افراد کو نہیں چنا ہوا تھا۔ بلکہ وہ سب کے سب حقیقی اسلام کی زندہ اور متحرک تصویریں تھیں جو ہر دیکھنے والے کو اسلامی معاشرت سے روشناس کراتی تھیں۔ وہ سو فی صدی ایسے لوگ تھے۔ جن کی زندگیاں قُلْ اِنَّ صَلٰوتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ کے سانچے میں ڈھلی ہوئی تھیں۔ کافر حیران رہ جاتے تھے کہ مضبوط و توانا ہی نہیں۔ دولتمند امیر ہی نہیں۔ جوان و قوی ہی نہیں۔ بلکہ ہر کمزور و ناتوان۔ نادار و مفلس۔ بوڑھا اور بچہ بلکہ مسلمان عورتیں بھی شجاعت و بہادری صداقت و امانت۔ تواضع اور خاکساری کے ایک ہی رنگ میں رنگین ہیں۔ اور وہ اس بات پر بھی حیران ہیں۔ کہ اسلام کے ظہور نے ان لوگوں میں تمام اچھے اوصاف سے متصف ہونے کی وجہ سے ایسی مقناطیسی کشش پیدا کر دی تھی۔ کہ باوجود مخالفت اور عداوت کے وہ آخر خود بخود ان کی طرف کھنچے چلے آتے تھے۔ اور مسلمانوں کی اجتماعی پاکیزگی اور والہانہ عقیدت کو دیکھ کر ان کے دل بھی حلقہ بگوش اسلام ہونے پر مجبور ہو جاتے۔

یہ تھا ان لوگوں کا اخلاص اور جوش جو ان سے ان ہونے کام کرواتا۔ ایک نابینا شخص سوسائٹی اور خاندان پر بوجھ ہوتا ہے۔ لیکن اسلام کے شیدائی ظاہری بینائی سے محروم بھی اتنی قوی روحانی بصیرت کے مالک تھے کہ ان کے ذریعے قبیلے کے قبیلے اسلام قبول کرتے ان لوگوں میں ایک جنونی کیفیت تھی ایک والہانہ عشق تھا۔ انہیں خدا تعالیٰ کی محبت اور اسلام کی تعلیم کی عمدگی میں ایک ایسی لذت محسوس ہوتی تھی۔ کہ وہ ساری دنیا کے لوگوں کو اس سے روشناس کرانے کے لئے تڑپتے تھے اور ان کی خواہش یہ ہوتی تھی کہ یا تو وہ سارے لوگوں کو جہنم کی آگ سے بچا کر اسلام کے گھنے سایہ دار شجر کے نیچے لے آئیں اور یا پھر اسی کوشش میں وہ اس دنیا سے چل بسیں۔ انہیں نہ پیسہ کمانے کا فکر ہوتا۔ نہ کھانا کھانے کا فکر ہوتا۔ نہ کپڑے پہننے کا فکر ہوتا۔ بس ایک ہی دھن تھی جو اٹھتے بیٹھتے۔ سوتے جاگتے ان کے پیش نظر رہتی اور وہ یہ تھی کہ اسلام کا بول بالا ہو۔ خدا تعالیٰ کی بادشاہت جس طرح وہ آسمان پر ہے۔ اسی طرح زمین پر بھی قائم ہو جائے۔ جہاں اسلام کی عزت کا سوال ہوتا وہ جس حالت میں بھی ہوتے پل پڑتے۔ لیکن اگر اس کے برعکس قرون اولیٰ کے سب مسلمانوں میں فدائیت کا یہ جذبہ نہ ہوتا۔ بلکہ چند دولتمند۔ خوشحال اور طاقتور ہی میدان میں نکلتے تو خواہ وہ کیسی شاندار قربانیاں کیوں نہ کرتے۔ ایسے وسیع اور عظیم الشان نتائج کبھی بھی پیدا نہ ہوتے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا قلب مطہر بنی نوع انسان کی ہمدردی اور محبت سے اس قدر مملو تھا کہ آپ ان کے ہاتھوں ہر قسم کے مصائب برداشت کرتے۔ لیکن آپ کا دل ہمیشہ اس امید سے پُر رہتا کہ آج نہیں تو کل یہ لوگ ایمان لے آئینگے اور تمام دنیا کو مسلمان دیکھنے کی تڑپ آپ میں اس حد تک تھی کہ خدا تعالےٰ نے عرش سے فرمایا:۔

لَعَلَّکَ بَاخِعٌ نَّفْسَکَ ۔ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ لوگوں کے ایمان نہ لانے پر اتنے متفکر ہیں کہ اس فکر میں گویا آپ اپنے نفس کو ہلاک کر لینگے پس ایک حقیقی مبلغ کے لئے یہ ضروری ہے کہ جہاں وہ صداقت اور شجاعت کے ہتھیاروں سے مسلح ہوتا ہے وہاں اس کا دل بنی نوع انسان کی ہمدردی اور ان کی جہالت کی وجہ سے رحم سے پُر ہو اور ہر مبلغ کے پہلو میں ایک ایسا دل دھڑک رہا ہو جو بنی نوع انسان کی ضلالت کو دیکھ کر سوز دروں سے پگھل رہا ہے جو دل سے نکلے ہوئے الفاظ مخاطب پر اثر کئے بغیر نہیں رہتے

اس قسم کی اجتماعی کوشش کچھ مشکل امر نہیں آپ اپنے دشمنوں کو ہی دیکھ لیجئے۔ وہ کس طرح پینترے بدل بدل کر اپنے لشکروں کے ساتھ نت نئے حملے کرتے رہتے ہیں۔ ابھی چند ہی روز کی بات ہے کہ میں نے ایک پندرہ سولہ سالہ غیر احمدی لڑکے کو دیکھا وہ ایک بید ہاتھ میں لئے ہوئے اور اسے گھماتا ہوا انارکلی سے یونیورسٹی لائبریری کی طرف جانیوالی سڑک پر جا رہا تھا۔ میں نے دور سے کچھ شور کی سی آواز سنی جب وہ لڑکا قریب آیا تو میں نے دیکھا کہ وہ احمدیوں کو گالیاں دیتا جاتا ہے۔ اس سڑک پر لوگوں کا کافی ہجوم ہوتا ہے۔ موٹر، تانگے سائیکل سب ہی کچھ چلتے ہیں۔ لیکن وہ اپنی دھن میں اس قدر محو تھا کہ بغیر اس تسلسل کو توڑے اور بغیر ادھر ادھر دیکھے وہ زور زور سے وہی گالیوں کے شعر گاتا جاتا تھا اور آگے بڑھتا چلا جاتا تھا اس وقت وہ اپنے کام میں کچھ اس طرح مگن تھا کہ ہر راہ گزر اسے پر تعجب بھری نظروں سے دیکھتا جب لوگ دیکھتے کہ وہ کیا کہہ رہا ہے تو آپس میں احمدیوں کے متعلق کچھ باتیں کرتے کوئی اچھا کہتا کوئی برا کہتا۔ مجھے اس لڑکے کی اس حرکت پر تعجب ہوا۔ میں نے سوچا کہ وہ بے سمجھ بچہ کسی متعصب مولوی کے تعصب کا شکار ہو کر ایسی حرکت کر رہا ہے اور میں نے یہ بھی سوچا کہ اس میں اس لڑکے کی نسبت ہمارا قصور زیادہ ہے اسے کسی نے کہہ دیا احمدی بڑے برے ہوتے ہیں وہ مان گیا۔ آخر یہ ہماری کمزوری ہے کہ ہم نے آج تک اسے بتایا ہی نہیں کہ احمدیت کیا چیز ہے۔ اگر اسے سمجھانے کی کوشش کی جاتی تو یقیناً وہ احمدیت کے خلاف اتنی نفرت کا اظہار نہ کرتا اور پھر میں نے یہ بھی سوچا کہ باطل پر ہو کر اگر ایک شخص ایسا کرتا ہے۔ . . . . . .

تو صداقت کے علمبرداروں کو تو اس سے بہیں بڑھ کر کوشش کرنی چاہیئے۔ اور میرے دل نے خواہش کی کہ کاش ہر احمدی۔ مرد۔ عورت۔ بوڑھے اور بچے میں حقیقی اسلام کے پرچار کی تڑپ اور بیباکی پیدا ہو جائے۔ . . . . . . . .

اس لڑکے کا گالیاں دینے کا فعل حقیقت میں قبیح تھا۔ میں اسلئے قبیح نہیں کہتی کہ وہ ہمیں گالیاں دیتا تھا۔ بلکہ کسی شخص اور کوئی مذہب رکھنے والے انسان کو گالیاں دینا بری بات ہے۔ لیکن ہم اس کی طرف سے سبق ضرور سیکھ سکتے ہیں ایک تو یہ کہ نئی پود کیسی بُری طرح سے احمدیت کے خلاف مولویوں کے تعصب کا شکار ہو رہی ہے اور دوسرے یہ کہ ہم میں سے بھی ہر ایک کو صداقت کے معاملے میں عزت نفس اور خودداری کو بالائے طاق رکھ کر تبلیغ میں لگ جانا چاہیئے۔ اس میدان میں مصنوعی خودداری کوئی شخص کبھی بھی کامیاب نہیں ہو گا۔ بلکہ احمدیت کو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

## ترانۂ احمدیت!

(از حمت آراء بیگم بنت حکیم خلیل احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ مونگھیر)

غالب رہے گا اک دن سب پر یہ کام ہمارا
فرش زمیں ہماری عرش سما ہمارا
دشت و جبل ہمارے سب بحر و بر ہمارے

تائید میں ہے ہر دم رب العلیٰ ہمارا
ہر شئے ہماری اپنی جب ہے خدا ہمارا
نجم و قمر ہمارے شمس الضحیٰ ہمارا

اسلام ہے ہمارا اسلام کیلئے ہم
احمد کو پیروی سے جسکی ملی نبوت
آدم سے تا بایں دم نبیوں کے ہم ہیں وارث

سب انبیاء ہمارے اور مصطفیٰ ہمارا
فیاض وہ محمدؐ ہے دلربا ہمارا
موعودِ کل مذاہب ہے میرزا ہمارا

قصے سنائیں کیوں ہم جبکہ نشان تازہ
ماضی پہ اپنے ہرگز ہم نوحہ خواں نہیں ہیں
قرآن میں جو وعدہ فتح قریب کا ہے

ہر دن دکھا رہا ہے زندہ خدا ہمارا
جب حال ہے خوش آئند اور خوشنما ہمارا
پورا کرے گا اک دن سچا خدا ہمارا

منہاج انبیاء پر اٹھتا قدم ہے اپنا
گاڑینگے ہر بلندی پر ہم لوائے احمد
دیں کیلئے ہیں زندہ دیں کیلئے مرینگے

ممکن نہیں مٹانا اب نقش پا ہمارا
محمود ابن مہدئی ہے پیشوا ہمارا
تبلیغ احمدیت ہے مدعا ہمارا

خنجر چلائیں کیوں ہم حاجت ہی اسکی کیا ہے
خود یار لے رہا ہے جب خوں بہا ہمارا!

درخواست ہائے دعا: میرے حق میں دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے دینی ... حاصل کرنے ... [illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پھیلانے والا وہی ہوگا جو انکساری اور تواضع سے کام لیتے ہوئے روحانیت کے لعل و گوہر کی جھولی بھرے ہوئے دوستوں اور دشمنوں کے در در پر جاکر ان لعلوں کو تقسیم کرے گا۔ اسے بہت سی مخالفت کا سامنا کرنا پڑے گا۔ لوگ اس کے سچے موتیوں کو جھوٹا بتائیں گے اور دھوکے باز کہہ کر دھتکار دیں گے۔ لیکن وہ ان لوگوں پر رحم کرتا اور ان کے نقصان کو دیکھکر ان کی دہلیزوں پر ایک بار نہیں دو بار نہیں دس بار نہیں، سینکڑوں بار جائے گا۔ یہاں تک کہ اس کے دشمن ان موتیوں کے پرکھنے کی طرف رجوع کرنے پر مجبور ہو جائیں گے اور پرکھنے کی ہی تو دیر ہے وہ انہیں لاثانی پائینگے اور آخر انہیں اسلام اور احمدیت کے موتیوں کو قبول کرنا ہی پڑے گا اس قسم کے دل گردے رکھنے والے اسلام اور احمدیت کی خاطر ہر ذلت کو بخوشی برداشت کرنے والے اس راہ میں پاگل کہلانے والے ہی حقیقی مبلغ ہو سکتے ہیں۔ چنانچہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں :-

عاقل کا یہاں کام نہیں وہ لاکھوں بھی بے فائدہ ہیں
مقصود میرا پورا ہو اگر مل جائیں مجھے دیوانے دو

دنیا کی قوموں اور تحریکوں کو ہی دیکھ لیں کہیں بھی انفرادی جدوجہد کامیاب نہیں ہوئی یورپین قوموں کو مذہب سے دور کا بھی واسطہ نہیں۔ لیکن اپنی پرانی روایات کو قائم رکھنے اور انہیں ساری دنیا سے منوانے کا جذبہ ان میں اس قدر ہے کہ یہاں لاہور میں آپ اپنے مکان کی چھت پر کھڑے ہو کر نظر دوڑائیں تو آپ کو اگر چاروں طرف نہیں تو کسی نہ کسی طرف تو ضرور اونچی اونچی عالیشان گرجوں کی عمارات نظر آئیں گی۔ یہ اجتماعی کوشش ہی کا نتیجہ ہے کہ ہزاروں کوس دور سمندر پار کے علاقوں سے آکر ان لوگوں نے یہاں اپنے مذہبی مراکز قائم کئے اور لوگوں پر اپنا اثر ڈالا۔ ہمیں ان گرجوں کے مقابل پر ان سے بھی زیادہ عظیم الشان اور کثرت کے ساتھ مساجد کو ان کے ملکوں میں بنانا ہے۔ تب ہم صرف یہ کہہ سکنے کے قابل ہوں گے کہ ہم نے اتنا کیا جو یورپین قوموں نے کیا۔ پس اگرچہ جو ہم نے آج تک کیا ہے وہ ہماری مقدار کی نسبت سے بہت ہے۔ لیکن جو ہم نے کرنا ہے اسے ہمارے کئے ہوئے سے کچھ نسبت ہی نہیں۔

پس چاہیئے کہ ہم میں سے ہر ایک اس بات کا تہیہ کرلے کہ وہ اپنے اندر ایک تبدیلی پیدا کرے گا اور وہ دفتر کا ملازم ہوتے ہوئے کسی فیکٹری کا کاریگر ہوتے ہوئے کسی مکان کا مالک ہوتے ہوئے ساتھ ساتھ

# چالیس جواہر پاروں کی تصنیف

اور

# دوستوں سے ضروری گزارش

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم - اے)

مَیں کچھ عرصہ سے "الفضل" کے لئے کوئی مضمون نہیں لکھ سکا۔ جس کی یہ وجہ تھی کہ میں ان ایام میں ایک جدید تصنیف "چالیس جواہر پارے" کے لکھنے میں مصروف رہا۔ اس تصنیف میں چالیس چیدہ حدیثوں کا ترجمہ مع ضروری تشریح درج کیا گیا ہے۔ اور شروع میں مشہور جامعین حدیث کے مختصر سوانح اور ان کی کتابوں کے مجمل حالات اور حدیث کی معروف اصطلاحوں کی ضروری تشریح درج کی گئی ہے۔ کتاب کا حجم قریباً ایک سو صفحے ہے۔ اور امید ہے کہ یہ کتاب انشاء اللہ اس جلسہ سالانہ پر چھپ کر شائع ہو جائے گی۔ اس مجموعہ میں ۴۰ کا عدد اس لئے اختیار کیا گیا ہے۔ کہ ایک حدیث میں ہمارے آقا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ جو شخص میری چالیس حدیثیں جمع کرکے میری امت کے لئے محفوظ کر دے گا۔ میں قیامت کے دن اس کے حق میں شاہد اور شفیع ٹھہرونگا۔ سو میرے دل میں یہ آرزو پیدا ہوئی کہ میں بھی اس عظیم الشان برکتِ نبوی سے حصہ پانے کی کوشش کروں۔ وما توفیقنا الا باللہ العظیم۔ یہ چالیس حدیثیں صحاح ستہ اور موطا امام مالک اور مسند احمد سے لی گئی ہیں۔ اور انتخاب میں یہ اصول مدنظر رکھا گیا ہے کہ فقہی مسائل کی بجائے انفرادی اور قومی اصلاح اور دلی ترقی والی حدیثوں کو ترجیح دی جائے۔ دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ میری اس تصنیف کو قبولیت کا درجہ عطا فرما کر میری مغفرت اور لوگوں کے فائدہ کا ذریعہ بنا دے۔ اٰمین یا ارحم الراحمین جو دوست اس مجموعہ کو خریدنا چاہیں وہ اعلان ہونے پر پبلشر کو لکھیں۔ میں تو صرف ثواب کی خاطر کتاب لکھتا ہوں۔ اور اپنا نسخہ بھی پیسے دے کر خریدتا ہوں :-

الغرض کچھ تو اوپر کی تصنیف کی وجہ سے اور کچھ بعض دوسری مصروفیتوں کی وجہ سے میں گزشتہ ایام میں الفضل کے لئے کوئی مضمون نہیں لکھ سکا اور اس عرصہ میں بعض وہ خطوط بھی محفوظ نہیں رہے جو مختلف دوستوں کی طرف سے میرے نام آئے تھے۔ اور ان میں مختلف سوالوں کا جواب پوچھا

بار بار ی جواب دینے کی کوشش کرونگا۔ جو خطوط میرے پاس اس وقت محفوظ ہیں۔ ان کے لکھنے والوں کے نام درج ذیل کئے جاتے ہیں۔ لہٰذا صرف ایسے دوست اپنے سوالوں کو دوہرائیں۔ جو ان کے علاوہ ہیں :-

(۱) غلام نبی صاحب مبلغ جہانسی ہندوستان قرآن کریم میں حضرت موسےٰ اور دوسرے نبیوں کا ذکر متفرق طور پر پھیلا کر کیوں کیا گیا ہے۔ اور حضرت یوسف کے ذکر کی طرح ایک ہی جگہ کیوں نہیں کر دیا گیا۔

(۲) سید شاہ احمد صاحب ہمدانی ربوہ - کیا افسانہ نویسی جائز ہے یا نہیں۔ اور افسانوں میں سے کون سے افسانے جائز سمجھے جائیں۔ اور کون سے ناجائز؟ نماز میں خدا کا تصور کس طرح کیا جائے؟

(۳) سید محمد شاہ صاحب سیفی کشمیر - امیر معاویہ نے خلیفہ برحق حضرت علی رضی اللہ عنہ کے خلاف جنگیں لڑیں۔ اس لئے امیر معاویہؓ کے متعلق کیا خیال رکھا جائے۔ اسلام میں پوتے پوتی کے ورثہ کا کیا حکم ہے۔ شق القمر کے معجزہ اور شب برات کے احترام کی کیا حقیقت ہے؟

(۴) محمد اقبال صاحب کراچی قیامت کے وقت اور اسلامی شریعت کے دائمی ہونے کے متعلق اسلامی نظریہ کیا ہے؟

(۵) خورشید بیگم صاحبہ - ماڈل ٹاؤن ہاتھ کی لکیروں کی کیا حقیقت ہے۔ اگر بے حد دعاؤں کے بعد بھی مقصد میں ناکامی ہو تو کیا سمجھا جائے؟

(۶) تاثیر صاحب کراچی۔ اگر کسی کو اپنی بیوی سے زیادہ محبت ہو تو کیا اسپر بھی جنت میں حور ٹھونسی جائے گی؟ کمیونسٹ سوال کرتے ہیں کہ کیا وجہ ہے کہ اسلام کو کافی لمبے زمانہ کے بعد سیاسی غلبہ حاصل ہوا۔ مگر اشتراکیت نے نسبتاً جلد غلبہ پا لیا؟

(۷) شیخ ناصر احمد صاحب مبلغ سوئٹزر لینڈ - مسیحی لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ مسلمانوں کا دعوےٰ ہے کہ اسلام نے دفاعی جنگیں لڑیں۔ مگر سپین اور آسٹریا وغیرہ کے حملوں میں کونسا دفاعی پہلو تھا؟ اسلام مساوات کا مدعی ہے۔ پھر کیا وجہ ہے کہ طلاق کا اختیار تو مرد کے ہاتھ میں رکھا گیا ہے۔ مگر خلع کے لئے عورت کو قاضی کے سامنے جانا پڑتا ہے؟

موقعہ پر مسلمان عورتیں کیوں بے نقاب رہتی ہیں؟ کیا اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ چہرہ پردہ میں شامل نہیں ؟

(۹) عزیز محمد خان صاحب بہاولپور - ایک غیر احمدی مصنف کا سوال ہے کہ کیا صرف قرآنی احکام ہی دائمی ہیں یا کہ حدیث میں درج شدہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشادات بھی دائمی سمجھے جانے ضروری ہیں؟ کیوں نہ رسولؐ کے احکام کو وقتی حالات کے تابع سمجھ کر شریعت کے اس حصہ کو موجودہ حالات میں قابل نظر ثانی قرار دیا جائے؟

(۱۰) ڈاکٹر سید رشید احمد صاحب کوئٹہ - اشد مخالفین کے لئے جن کی مخالفت انتہا کو پہنچ گئی ہو تباہی کی دعا کرنی بہتر ہے یا کہ ہدایت کی؟

(۱۱) میر مسعود احمد صاحب کراچی۔ میرے مضمون بیمہ زندگی کے متعلق بعض استفسارات اور بیمہ کے حق میں جذباتی اپیل۔

اگر اوپر کی فہرست میں کسی دوست کا ذکر رہ گیا ہو تو وہ مہربانی فرما کر اپنا سوال دوبارہ ارسال فرما دیں۔ میں انشاء اللہ باری باری اپنے وقت کی گنجائش اور دیگر حالات کے ماتحت جواب دینے کی کوشش کرونگا۔ اور ضرور نہیں کہ اوپر کی ترتیب ملحوظ رکھی جائے۔ مگر یہ خیال رہے کہ مجھ سے کوئی ایسا سوال نہ پوچھا جائے جس کے جواب میں شرعی فتوے کا رنگ پیدا ہوتا ہو۔ کیونکہ اس کے لئے مفتی سلسلہ احمدیہ ربوہ کو لکھنا چاہیئے۔

نیز آجکل کچھ پریشانیاں لاحق ہیں ان کے دور ہونے کے لئے دوستوں سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالےٰ ہر قسم کے فکر و کرب کو اپنے فضل و رحم سے دور کرکے خدمت اور برکت کی زندگی عطا فرمائے اور نیک مقاصد کو پورا فرماتے ہوئے انجام بخیر کرے۔ میں سب دوستوں کے لئے دعاگو ہوں۔

خاکسار :- مرزا بشیر احمد رتن باغ لاہور

## گمشدہ کتاب "الایام"

میری ایک عربی کی کتاب "الایام" مصنفہ طٰہٰ حسین کوئی دوست ربوہ سے مجھے دینے کے لئے لائے تھے مگر وہ کتاب اب تک مجھے نہیں ملی۔ جو دوست یہ کتاب لائے تھے وہ یا تو مجھے تعلیم الاسلام کالج میں دیدیں اور یا مجھے اپنے ایڈریس سے مطلع فرمائیں۔ تاکہ میں خود حاضر ہو کر حاصل کرلوں۔

بشارت الرحمٰن تعلیم الاسلام کالج لاہور

## راولپنڈی کے احباب مطلع ہوں

مورخہ ۴ر نومبر ۱۹۵۰ء کو اخبار الفضل ایک نہایت اہم کام کی وجہ سے تقسیم نہیں ہو گا۔ احباب مطلع رہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہ یہ کافر ہیں۔ مرتد ہیں۔ ان کی بیویاں اٹھاتا اور ان کا قتل کرنا جائز ہے۔

غرضیکہ بیرونی ممالک میں بھی ہماری مخالفت ہوتی ہے۔ اور ہمارے مبلغین کو اس کا مقابلہ کرنا پڑتا ہے۔ سالٹ پانڈ میں ہمارے سکول کے ساتھ والی زمین خرید کر ہمارے لڑکوں کے لئے مشکلات پیدا کرنے کی کوشش کی گئی۔ مگر ہمارے رئیس التبلیغ مولوی نذیر احمد صاحب علی اور مکرم مولوی بشارت احمد صاحب امروہی وقت پہ پہنچ گئے۔ اور وہ زمین خرید لی۔

پریس اگرچہ عیسائی ہے۔ لیکن پھر بھی ہمارے مضامین وقتاً فوقتاً ملک کے مشہور اخبارات "ولیسٹ امریکن مانیٹر" "اشانٹی پائنیر" "سیک ٹیٹر ڈیلی" اور "ڈیلی ایکو" میں شائع ہوتے رہتے ہیں۔

اس وقت وہاں الحاج مولوی نذیر احمد صاحب علی مولوی نذیر احمد صاحب مبشر۔ مولوی بشارت احمد صاحب بشیر مولوی عطاء اللہ صاحب اور ملک احسان اللہ صاحب کام کر رہے ہیں۔ متعدد افریقن مبلغ بھی ہیں مبلغین کے حلقہ جات مقرر ہیں۔ جن میں وہ تربیت تعلیم اور تبلیغ کے پوری طرح ذمہ دار ہیں۔ ہمارے پاس خرچ کم ہے۔ اور مصائب و مشکلات زیادہ ہیں۔ لیکن خدا تعالیٰ پر توکل کر کے کام کئے جا رہے ہیں ہمارے مقابلہ میں وہاں ایک ضلع میں ہی عیسائیوں کے بارہ گنا زیادہ آدمی کام کر رہے ہیں۔ ان کے درجنوں سکول اور کالج ہیں ہسپتال ہیں۔ لیکن ہمارے پاس صرف چار اسکول اور ایک کالج ہے۔ مگر الحق یعلوا ولا یعلیٰ علیہ ہمیں پھر بھی کامیابی حاصل ہو رہی ہے۔

مبلغ اپنے مرکز میں روزانہ درس دیتا ہے جماعت کی تربیت کرتا ہے۔ ہر ہفتہ اپنے سرکٹ کا دورہ کرتا ہے۔ تقاریر کرتا ہے انفرادی طور پر لوگوں کے پاس جا کر تبلیغ کرتا ہے۔ بڑے بڑے رؤسا اور آفیسرز سے مل کر انہیں پیغام احمدیت پہنچاتا ہے۔ دوسروں کو دعوت پر بلا کر تبلیغ کا انتظام کیا جاتا ہے۔ اخباروں میں مضامین شائع کرائے جاتے ہیں۔ وہاں کی زبان میں پمفلٹ میں شائع کر کے تقسیم کئے جاتے ہیں۔ جماعت میں بعض بڑے بڑے لوگ بھی شامل ہیں۔ بعض ایسے احمدی بھی ہیں۔ جو سینکڑوں پونڈ خرچ کر کے ہوائی جہاز کے ذریعہ فریضہ حج ادا کرنے جاتے ہیں۔ غیر احمدیوں میں کوئی ایسا آدمی نہیں جو حکومت کے دائرہ میں کسی بڑے عہدہ پر ہو مگر ہمارے لوگ بڑے بڑے عہدوں پر فائز ہیں اور ہمیں خدا تعالیٰ کے فضل سے وہاں اسلام کا وقار قائم کر دیا ہے جب کہ باقی مسلمان بقول ایک ایڈیٹر وہاں ننگ اسلام بنے ہوئے ہیں۔

ہمارے مقامی احباب اسلامی تعلیم سے خوب واقف ہیں۔ اور آج کل مخالفین کے اعتراضات کا جواب وہاں کے مقامی افراد بھی دیتے ہیں۔ اس وقت پندرہ کے قریب مبلغ کام کر رہے ہیں اور جماعت اپنا خرچ خود برداشت کر رہی ہے پہلے سال رواں میں وہاں کا بجٹ ۵۰۰/- پونڈ ہے۔ ملک کے بڑے بڑے شہروں سالٹ پانڈ۔ اکرا۔ کماسی کیپ کوسٹ سیکنڈی۔ ٹاکوراڈی اور شمالی میں جماعتیں قائم ہیں۔ سالٹ پانڈ میں مشن کا ہیڈ کوارٹر اور شاندار مسجد ہے۔ کماسی میں احمدیہ کالج جاری ہو چکا ہے۔ اور شاندار مسجد تعمیر کی جا چکی ہے۔

مغربی افریقہ کو گورنر تنگ کہا جاتا ہے۔ اور انگریز وہاں صرف ۸ ماہ ٹھہرتے ہیں۔ لیکن ہمارے مبلغ سالہا سال تک وہاں رہ کر مشکلات کی پرواہ کئے بغیر تبلیغ اسلام میں منہمک رہتے ہیں۔ اور آب و ہوا جیسا کہ بتایا جا چکا ہے گرم مرطوب ہے۔ اور ہمارے مبلغین اس ناموافق آب و ہوا میں اعلائے کلمۃ اللہ میں مصروف ہیں۔ اور کئی کئی میل پیدل اور لاریوں پر سفر کر کے جب کہ عیسائی مشنری ہوائی جہاز سفر کرتے ہیں۔ اسلام کا پیغام ہر کونہ میں پہنچا رہے ہیں۔ بڑے بڑے آدمیوں کو قیمتی لٹریچر مفت دیا جاتا ہے

اپنی تقریر کو جاری رکھتے ہوئے مولوی صاحب نے فرمایا۔ ہمارے مبلغین تبلیغ احمدیت کے ساتھ ساتھ پاکستان کے پروپیگنڈا میں بھی حصہ لیتے رہتے ہیں۔ اخبارات میں مضامین شائع کراتے ہیں۔ جلسے منعقد کر کے پاکستان کے حال سے لوگوں کو آگاہ کیا جاتا ہے۔ مولوی صاحب نے فرمایا۔ صرف میں نے ہی پاکستان کے متعلق بارہ مضامین لکھے۔ ملک کے مشہور اخبارات ویسٹ افریقن مانیٹر اور اشانٹی پائنیر میں شائع کرائے اور شائع شدہ اخبارات کے کٹنگ گورنر جنرل پاکستان اور آنریبل وزیر اعظم پاکستان کی خدمت میں بھیجے حکومت پاکستان کی طرف سے پروپیگنڈا لٹریچر بھی ہمیں بھیجا جاتا رہا۔ جو ہم وہاں مناسب طریق سے تقسیم کرتے رہے۔

## درخواست دعا!

برادرم عبدالرشید کا بچہ جو ۹ رمضان اکتوبر کو فوت ہو گیا۔ یہ ان کا چوتھا بچہ تھا۔ جو ضائع ہوا ہے دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انکو نعم البدل عطا فرمائے
(خاکسار محمد حمید۔ کراچی)

## درخواستہائے دعا

میرے بڑے بھائی صاحب محمد نواز خان گردے کی تکلیف کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت یابی اور درازی عمر کے لئے دعا کریں۔ محمد اعجاز خان (انسپکٹر بیت المال)

(۲) میری بچی شمیم اختر لقوہ ہو جانے سے سخت بیمار ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے۔ کہ مولا کریم بچی کو جلد از جلد صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ کرم بی بی کنجاہ ضلع گجرات،

(۳) کیپٹن محمد اسحق صاحب ابن مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری جن کا عقد گذشتہ سال عزیزہ رقیہ بیگم صاحبہ بی۔ اے بی۔ ٹی بنت چوہدری ولی محمد صاحب نواسی حضرت مولوی شیر علی صاحب رضی اللہ عنہ سے ہوا تھا۔ ان کے رخصتانہ کے موقعہ پر ۲۰ اکتوبر ۱۹۵۰ء بروز جمعہ ربوہ میں سیدنا حضرت امیر المومنین المصلح الموعود نے کثیر التعداد احباب کے ساتھ دعا فرمائی۔ اور اب بتاریخ ۲۹ اکتوبر ۱۹۵۰ء کو مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری کے دولتکدہ واقعہ 102/D ماڈل ٹاؤن لاہور میں دعوت ولیمہ کیا گیا۔ احباب دعا فرمائیں کہ مولا کریم اس جوڑے کو بابرکت بنائے (خاکسار عطاء الرحمٰن پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ حلقہ ماڈل ٹاؤن لاہور

(۴) میرا عزیز فیض احمد عرصہ دو سال سے بعارضہ ضعف جگر سے بیمار ہے۔ احباب خلوص دل سے دعا فرمائیں

(۵) موضع دھیدووالی نزد ڈسکہ خاص میں بعض احمدی دوستوں کو مخالفین کی طرف سے تنگ کیا جا رہا ہے احباب ان کے لئے دعا فرمائیں۔ (عبد العزیز واقف زندگی مدرسہ احمدیہ ڈسکہ خاص)

## اعلان نکاح

عبد الحمید قریشی ولد حکیم نظام جان گوجرانوالہ کا نکاح امۃ الحفیظ بنت ماسٹر محمد علی صاحب سے بعوض پانچصد روپیہ حق مہر پر میر محمد بخش صاحب امیر جماعت احمدیہ گوجرانوالہ نے مورخہ 20-10-50 بعد نماز جمعہ پڑھایا۔ احباب سے گذارش ہے کہ دعا فرمائیں۔ خدا تعالیٰ اسے جانبین کے لئے بابرکت بنائے

(مرزا سلطان گوجرانوالہ)

## نومبر ۱۹۵۰ء میں آپ کی قیمت اخبار ختم ہے

قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر بھجوا دیں۔ اس میں آپ کو فائدہ ہے۔ وی۔ پی کا انتظار نہ کیا کریں سالانہ قیمت ۲۴ روپے۔ ششماہی قیمت تیرہ روپے سہ ماہی قیمت سات روپے۔ اس شرح کے خلاف جو رقم آئے گی۔ وہ اڑھائی روپیہ ماہوار کے حساب سے مجرا دی جائے گی۔

| | | |
|---|---|---|
| ۲۳۲۶۳ | محمد اشرف صاحب | ۹ نومبر ۱۹۵۰ء |
| ۲۳۰۷۲ | قریشی عبد الواحد صاحب | " |
| ۲۳۳۹۱ | میاں محمد خان صاحب | " |
| ۲۳۳۳۲ | قاضی محمد حسین صاحب | " |
| ۲۳۳۴۴ | ڈاکٹر سعید احمد صاحب | " |
| ۲۳۰۷۸ | معزدین صاحب | " |
| ۲۳۲۹۸ | ابو الفضل محمود صاحب | " |
| ۱۷۶۸۸ | نذیر احمد صاحب | " |


## اہل اسلام ترقی کس طرح کرسکتے ہیں؟

کارڈ آنے پر

مفت

عبداللہ الہ دین سکندرآباد دکن


## اعلان نکاح

۲۵ اکتوبر ۱۹۵۰ء بروز بدھ عزیزم عبد الماجد صاحب ولد مستری عبد الرحمٰن صاحب آف جموں حال مہاجر شہر سیالکوٹ کا نکاح مکرم مفتی فضل احمد صاحب مہاجر جموں نے اپنی صاحبزادی سعیدہ بیگم کے ساتھ ایک ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔
(محمد ابراہیم سینئر انگلش ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول چنیوٹ)


## دواخانہ خدمت خلق :- زدجام عشق

سردیوں کا بے نظیر تحفہ خالص اور مکمل اجزاء سے تیار کردہ۔ قیمت ساٹھ گولیاں آٹھ روپیہ

**اکسیر شباب** جن لوگوں کے باغ صحت میں خزاں کا موسم ڈیرہ ڈال لیتا ہے یا جو لوگ اپنی جوانی کو اپنے ہاتھوں تباہ و برباد کر چکے ہوں۔ ان کے لئے واحد علاج :- قیمت بیس خوراک چھ روپیہ :-

**نوجوانی** مادہ حیوانیہ میں کمی ہو جانیکا بینظیر علاج۔ اکسیر شباب اور حب جوانی دونوں کا استعمال جسم میں برقی طاقت پیدا کر دیتا ہے۔ قیمت ۵۰ گولیاں چار روپیہ

دواخانہ خدمت خلق ربوہ ضلع جھنگ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# قلب کو دوبارہ متحرک کرنے کی نئی مشین

نیویارک ۲ نومبر۔ کناڈا کے دو سرجنوں نے ایک ایسی برقی مشین کی تیاری کی خبر دی ہے جو ایسے قلب کو جس کی حرکت بند ہو چکی ہو دوبارہ متحرک کر سکتی ہے۔ انھوں نے کہا کہ یہ عمل جانوروں پر محفوظ طریقہ پر سمجھا جا سکتا ہے۔ اس کے ذریعہ قلب پر پوری طرح قابو پایا جا سکتا ہے اور خون کے دباؤ کو بھی برقرار رکھا جا سکتا ہے۔ اس مشین کے ذریعہ ایسے قلب پر قابو پانا ممکن ہو گیا ہے جو معمولی یا اس سے کم رفتار سے حرکت کر رہے ہوں اور ایک برقی آلہ کے ذریعہ مرضی کے مطابق قلب کی رفتار کم یا زیادہ کی جا سکتی ہے۔

مزید ترقی کے بعد امید ہے کہ یہ نیا آلہ کامیاب طور پر قلب کی حرکت بند ہونے کی صورت میں اتنے عرصہ تک لگایا جا سکے گا کہ قلب کی حرکت دوبارہ عود کر آئے۔ اس آلہ کے ذریعہ قلب کی بے قاعدہ رفتار کو بھی معمول پر لانے کا امکان ہے۔ ڈاکٹروں نے یہ امید بھی ظاہر کی ہے کہ ان کی اس مشین کی وجہ سے براہ راست قلب پر جراحی ممکن ہو سکے گی اور شدید سردی کا شکار ہونے کے بعد بھی قلب کی معمولی رفتار بحال کی جا سکے گی۔

اس آلہ میں ایسے تار ہیں جن کو قلب میں اس مقام پر شگاف کر کے لگا دیا جاتا ہے جہاں قلب کو حرکت دینے والی رگیں ہوتی ہیں۔ ان تاروں میں خاص قسم کی برقی لہریں پہنچائی جاتی ہیں اور بہ آسانی ان پر قابو پایا جاتا ہے۔ (اسٹار)

## اوقیانوس میں سفر کا ریکارڈ

لنڈن ۲ اکتوبر۔ بحر اوقیانوس میں اس سال سفر کا ایک نیا ریکارڈ قائم ہوا ہے۔ امریکہ اور دوسرے مقامات سے سمندر کے راستہ یورپ آنے والے مسافروں کی تعداد جنگ سے پہلے کے مقابلہ میں سب سے زیادہ تھی یعنی ۲,۴۹,۰۰۰ جو گذشتہ سال اسی مدت کے اعداد سے ۲۵,۰۰۰ زیادہ ہے۔ یہ اعداد یکم جنوری سے ۹ ستمبر تک کے ہیں (اسٹار)

## ۱,۶۰,۰۰۰ امریکی برطانیہ آئیں گے

لنڈن ۲ نومبر۔ یہاں کے اندازہ کے مطابق آئندہ سال برطانیہ کے تہوار کے موقعہ پر ۱,۶۰,۰۰۰ امریکی سیاح یہاں آئیں گے

ان امریکنوں اور دوسرے ممالک سے سیاحوں کی بڑی تعداد کے آنے کی توقع ہے۔ اس لئے لنڈن میں ہوٹلوں میں جگہ کی کمی کا اندیشہ ظاہر کیا جا رہا ہے تاکہ یہاں آنے والے سیاحوں کے لئے جگہ خالی کی جا سکے۔ اس ملک کے رہنے والوں کو یہ پیش کش کی جانے والی ہے کہ اگر وہ سیر سپاٹے اور تفریح کا موں کو اس وقت چلے جائیں تو سفر کے اخراجات میں ۳۰ فیصدی تخفیف کر دی جائے گی۔

(اسٹار)

## برطانیہ میں ملازموں کی قلت

لنڈن ۲ نومبر۔ برطانیہ میں چند برسوں سے گھریلو ملازمین کی قلت محسوس کی جا رہی ہے لیکن اب اس کی کا اثر قصر بکنگھم میں بھی محسوس ہو رہا ہے۔ پہلے نوکروں ہی کے بال بچوں کو ملازم رکھ لیا جاتا تھا۔ مگر محل کے منتظمین کو اسکاٹ لینڈ کے دورہ اقتادہ دیہی اضلاع کی ملازمت دلانے والی ایجنسیوں میں تلاش کرنا پڑتا ہے۔

عام طور پر برطانیہ کا شاہی خاندان قصر بکنگھم میں ولیم کے زمانہ میں ۳۰۰ ذاتی ملازمین رکھتا ہے جن میں نصف سے زیادہ مرد ہوتے ہیں۔ (اسٹار)

## دنیا کی سب سے قیمتی موٹر کار

لنڈن ۲ نومبر۔ دنیا کی سب سے قیمتی کار عنقریب ارجنٹائن روانہ کی جائے گی۔ یہ کار خاص قسم کی بنی ہوئی رولز رائس سلور ڈان ہے جس کی قیمت ۱۱,۰۰۰ پاؤنڈ ہے۔ اسے صدر پیرون کی بیگم مادام ایوا پیرون نے ادھر اُدھر آنے جانے کیلئے منتخب کیا ہے (اسٹار)

## ٹائپ کرنیوالوں کو خوشخبری

لنڈن ۲ نومبر۔ برطانیہ میں ایک ایسا برقی ٹائپ رائٹر تیار کیا گیا ہے جس نے ٹائپ کرنے والوں کی محنت بہت کم کر دی ہے۔ ٹائپسٹ کی ضرب کیسی ہی کیوں نہ ہو لیکن حروف یکسانیت کے ساتھ کاغذ پر آئیں گے انگلی مس ہوتے ہی یہ مشین اپنا کام کرتی ہے۔ ایک ساتھ ۲۰ کاربن کاپیاں بھی نکالی جا سکتی ہیں۔ اس نئی مشین کا مظاہرہ کیا جا چکا ہے اور اب عنقریب اسکی پوری تیاری بھی شروع ہو جائے گی۔ (اسٹار)

## خطرناک قسم کا پارسل

ہیمبرگ ۲ نومبر۔ ہیمبرگ میں برٹش یورپین ایئرویز کے افسران جنوبی امریکہ کے ایک شخص سے ہوائی سے بھیجنے والے سامان پر پتہ کے متعلق بات کر رہے ہیں۔ جنوبی امریکہ سے ایک پارسل آیا جس پر کوئی پتہ نہ تھا کمپنی والوں نے بکس کو کھولا تو اس میں سے سانپ نکل پڑے۔ (اسٹار)

# آسٹریلیا پاکستان اور ہندوستان کو ٹریکٹر برآمد کریگا

ایڈیلیڈ ۲ نومبر۔ آسٹریلوی صنعت ساز یہ منصوبہ مرتب کر رہے ہیں کہ پاکستان اور ہندوستان کو بالخصوص نیز برطانیہ کو اور غالباً نیوزی لینڈ اور جنوبی امریکہ کو بڑے ٹریکٹر برآمد کئے جائیں۔ ڈالری کمی کے دوران میں خیال کیا جاتا ہے کہ آسٹریلوی ساخت کے ۳۰-۲۵ گھوڑوں کی طاقت والے ان ٹریکٹروں کیلئے یہ ممالک بہت اچھی منڈی ثابت ہوں گے۔ ان ٹریکٹروں کے متعلق کہا جاتا ہے کہ دولت مشترکہ کے کسی اور ملک میں اتنے طاقتور پہیوں والے ٹریکٹر نہیں بنائے جاتے۔

فی الحال ان کی تیاری کی رفتار صرف دس فی ہفتہ ہے لیکن اس میں اس قدر اضافہ کیا جانیوالا ہے کہ آسٹریلوی منڈی کیلئے ۲,۰۰۰ اور برآمدی منڈی کیلئے مزید ۲,۰۰۰ سالانہ تیار ہونے لگیں گے (اسٹار)

## کناڈا جرمنی سے جنگ ختم کر دیگا

اوٹاوہ ۲ نومبر۔ برطانیہ، فرانس اور امریکہ کے بعد اب کناڈا بھی جلد ہی جرمنی سے حالت جنگ کو ختم کر دے گا۔ توقع کی جا رہی ہے کہ سرکاری طور پر جرمن سے جنگ ختم کئے جانے کا اعلان تمام مغربی طاقتیں ایک ساتھ آئندہ دو مہینوں میں یا نئے سال کے اوائل میں کریں گی۔

حالت جنگ کا خاتمہ معاہدہ امن یا جنگی تاوان کے مطالبوں کے پورا کئے جانے سے ایک علیحدہ چیز ہوگی۔ لیکن اس کا اثر یہ ہوگا کہ بعض ایسے اختیارات جو اس وقت اتحادی نگران کمیشن کے ہاتھ میں ہیں مغربی جرمن حکومت کے حوالے کر دئیے جائیں گے۔ نیز اتحادی ممالک میں قانونی معاہدے مثلاً جنگ کی مدت تک کے لئے دیئے ہوئے لیز وغیرہ بھی ختم ہو جائیں گے۔

یہ اقدام اس لئے کیا جا رہا ہے کہ مغربی دنیا مغربی جرمنی کو دنیا کی آزاد اقوام سے برابری کی حیثیت سے قریب تر لانا چاہتی ہے۔

## اطالیہ کے شاہی خاندان کے وظائف

جنیوا ۲ نومبر۔ اطالیہ کا سابق شاہی خاندان اس وقت مالی امور پر مشورہ کرنے کیلئے یہاں اکٹھا ہوا ہے۔ اس کانفرنس میں شریک ہونے والوں میں اطالیہ کے سابق شاہ امبرٹو بھی ہیں جو جلا وطنی کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ اطالوی عدالت نے حکم دیا ہے کہ امبرٹو کے باپ نے جو دولت چھوڑی ہے اس میں سے عزیزوں کو واپس کر دیا جائے اور اس حصہ کے چودہ حصے کر دئیے گئے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ پوری رقم ۳۵,۰۰۰ پاؤنڈ ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ امبرٹو کی چار بہنیں اس پر راضی ہیں کہ وہ اپنے حصہ سے کچھ اس کو بھی دیں گی۔ جو مجموعی طور پر ۵,۰۰۰ پاؤنڈ ہو جائیں گے۔

## مہاجروں کو تقاوی قرضے

بغداد الجدید ۲ نومبر۔ بہاولپور کی حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ جو مہاجر عباسیہ نہر پر آباد کئے گئے ہیں ان کو ۱۹۵۱ء میں ربیع کی فصل کی اہم خریداری کیلئے تقاوی قرضے دئیے جائیں۔ اس مقصد کیلئے ۱۰,۰۰۰ روپے کی رقم منظور کی گئی ہے اور تقسیم کے لئے عمدہ قسم کا گندم چنا اور جو مناسب قیمتوں پر خریدا گیا ہے۔ اس مدد کی وجہ سے امید کی جاتی ہے کہ مہاجر اپنی ضروریات کیلئے کافی غلہ پیدا کر سکیں گے۔ نیز آئندہ فصل کیلئے بیج بھی رکھ چھوڑیں گے۔

اس طرح گندم کے زیر کاشت علاقہ میں یہ اضافہ اس نقصان کو بھی کسی حد تک پورا کر دے گا جو پنجاب کے حالیہ سیلاب سے گندم کی فصل کو ہوا ہے۔ (اسٹار)

## شہروں میں آباد ہونے کا رجحان

لنڈن ۲ نومبر۔ برطانیہ میں شہروں اور دیہاتوں کی منصوبہ بندی کرنے والی انجمن نے اپنی رپورٹ میں بتایا ہے کہ ایسی تدابیر اختیار کرنی چاہئیں کہ ہزاروں نوجوانوں کا یہ رجحان کم ہو کہ وہ دیہاتوں کو چھوڑ کر بڑے شہروں اور خصوصاً لنڈن میں آباد ہونا چاہتے ہیں۔

رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ جب لوگ لنڈن سے باہر جائیں تو خالی شدہ مکانات اور کارخانوں پر دیہات سے آنے والوں کو فوراً قابض نہیں ہونے دینا چاہیئے۔ (اسٹار)

## اُڑانے والا کارخانہ

لنڈن ۲ نومبر۔ ایک گیبرسٹل "باربرداری" طیارہ کو اُڑانے والا مرمت کا کارخانہ بنا دیا گیا ہے۔ اسے برٹش یورپین ایرویز استعمال کرے گی۔ اور یورپ کے مختلف ممالک کو انجن اور دوسرے پرزے وغیرہ بھیجا کرے گی۔

## "ایٹمی عہد" میں نرسنگ

لنڈن ۲ نومبر۔ لنڈن میں ایک نمائش ہو رہی ہے جس میں ایک خاص چیز ایٹمی عہد میں "نرسنگ" دکھائی

حب اٹھرا حسنی اسقاط حمل کا مجرب علاج۔ فی تولہ ڈیڑھ روپیہ مکمل خوراک گیارہ تولہ دو نمبر ۱۲/۱۳ نیلی۔ حکیم نظام جان اینڈ گو جرانوالہ